غوثِ اعظم کی سیرتِ مبارکہ پر مشتمل نصیحت آموز بیانات کا دلچسپ مجموعہ

فیضانِ غوثِ اعظم



مبلغ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالحبیب عطاری

غوثِ اعظم کی سیرتِ مبارکہ پر مشتمل نصیحت آموز بیانات کا دلچسپ مجموعہ

فیضانِ غوثِ اعظم

مبلغِ دعوتِ اسلامی

مولانا عبدُ الحبیب عطاری

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	1	ہر زمانے میں اولیائے کرام	16
پہلے اسے پڑھ لیجئے	5	اَقسامِ اولیاء بزبانِ سیدُ الانبیاء	18
بیان 1 شانِ اولیاء اور سیرت غوث پاک	7	خدا کا اعلان جنگ	20
		مسلمان کو تکلیف رب کو تکلیف	21
		کرامت ضروری نہیں	21
درود پاک کی فضیلت	8	انبیائے کرام کا مقام	21
کائنات کا روحانی نظام	9	اولیاء صحابی کے برابر نہیں	22
اولیائے کرام کا مقام و مرتبہ	9	عشق کی بات	23
اولیا متقی ہوتے ہیں	10	غوثِ پاک کی سیرت سے ہماری تربیت	23
ولی اور تقوی	10	سب سے بڑے عالم	24
شانِ اولیاء بزبانِ امامُ الانبیاء	11	غوث پاک کا بیان	24
اولیاء کی کرامات	12	سیرت سے "پہلا" سبق	25
300 سال بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا	12	غوث اعظم کی عبادات	25
دریا کے نام خط	13	سیرت سے "دوسرا" سبق	27
آگ بجھادی	14	غوثِ اعظم کا خوفِ خدا	28
سائنس ابھی بھی پیچھے ہے	14	سیرت سے "تیسرا" سبق	29
زلزلے کو روک دیا	15	ایمان کی فکر ہی نہیں	29
ولایت کا کورس نہیں	16	خوفِ خدا کے درجات	30

مزارات پر حاضری	31	بچوں کی درس گاہ	44
قبر والوں کو سلام	31	تربیتِ اولاد حکم ربانی ہے	44
دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول	33	والدین کو لعن طعن مت کیجئے	45
دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے	33	اللہ کی نعمت دعوتِ اسلامی	46
بیان 2 سیرت غوث اعظم	34	غوث پاک کا تعارف	46
		زندگی کے 3 حصے	47
		اولاد کی حوصلہ افزائی کیجئے	48
درود پاک کی فضیلت	35	سچ کی برکت	49
ایک سیب کا جرمانہ	35	سچ کو آنچ نہیں	50
معذور لڑکی سے شادی	36	جھوٹ کی نحوست	51
تین پیسے کا وبال	37	ہمت والے مشکل کام کرتے ہیں	51
اولاد کی تربیت پر فخر	38	جھوٹ کے نقصانات	52
اپنی تربیت کیجئے	39	سچا پُر سکون جھوٹا بے سکون	52
والدین سے "پہلی" گزارش	40	سچائی پر حوصلہ افزائی کیجئے	53
اسلامی عقائد چیک کیجئے	40	عبادت کی سلطنت	54
اپنا سرمایہ تباہ مت کیجئے	41	لعاب دہن کی برکت	55
نوجوانوں سے گزارش	41	غوث پاک کے بیانات	56
خود کو ذلت سے بچایئے	42	درس و بیان سے جی مت چرایئے	57
خوش نصیب لوگ	43	غوثِ پاک کا خوفِ خدا	57
والدین سے "دوسری" گزارش	44	غوث پاک کی عبادت	58

بیان 3 غوث پاک کی کرامات	60	ولیوں کو عطا کردہ خاص طاقت	74
		رب دینے والا ولی لینے والا	75
		چھینک کا جواب	76
درود پاک کی فضیلت	61	پیدائشی ولی	76
قرآن اور اولیاء کی شان	61	12 سال کی ڈوبی بارات	76
ولی سے دشمنی خدا سے جنگ	62	فرمان اعلیٰ حضرت	78
اولیائے کرام کا مقام و مرتبہ	63	زندگی اور موت کا مالک	78
ہم ہیں گیارہویں والے	64	غیر اللہ سے مدد کیوں؟	79
غوث پاک کا تعارف	65	حضرت عیسیٰ کا غیر اللہ سے مدد مانگنا	80
غوث کا مطلب	65	حضرت موسیٰ کا غیر اللہ سے مدد مانگنا	80
نیک والدین	65	شیطان کا نیا وسوسہ	81
نیک والدین کی عظیم اولادیں	68	دنیا سے بے رغبتی	83
ولادت سے پہلے خوشخبری	69	غوث پاک کی عبادات	84
11 سولڑکے اور تاج ولایت	70	تھوڑا رزق بڑا فائدہ	85
پیدا ہوتے ہی روزہ رکھا	70	بیان 4 غوثِ اعظم کی زندگی سے سبق	88
18 پاروں کے حافظ	71		
ثبوتِ کرامات اور قرآنی آیات	72		
تختِ بلقیس	72	درود پاک کی فضیلت	89
سوکھا تنا پھلدار ہو گیا	73	توبہ سے پہلے اور بعد	91
کرامت کی تعریف	74	چور کو قطب بنا دیا	91

ولی کے صدقے ولایت کی دعا	92	بے صبری کا نقصان	106
غوث پاک کا مقام و مرتبہ	92	صبر پر بہترین اجر	106
جیلان اور غوث کا فیضان	94	تکلیف پر خوشی	107
غوثِ پاک کا صبر	94	بچے کی وفات پر خوشخبری	107
ایثار کی تعریف	97	مصیبت بخشش کا ذریعہ ہے	109
ایثار اور ہمارا کردار	98	پریشانیاں درجے بڑھاتی ہے	110
راہ خدا میں بہترین مال دیجئے	98	رب پر بھروسہ کیجئے	110
دشمنوں کو موقع مت دیجئے	99	اولیاء کا سردار اور عبادت گزار	111
میرا بھلا سب کا بُرا	100	نماز کو اہمیت دیجئے	112
اولیاء کی زندگی سے درس	101	تلاوت قرآن اور شاہ جیلان	113
شکوہ نہیں "صبر جمیل" کیجئے	102	بنا قرآن کے ویران مکان	114
صحت کی پٹی کہاں ہے؟	102	قرآن پڑھنا سیکھ لیجئے	115
ہمیں آزمایا جائے گا	103	تھوڑا سا فرق بھی نہیں چلے گا	115
ایمان کی علامت	104	آدھا نہیں پورا چلے گا	116
جو کرنا تھا وہ نہیں کر رہے	104	مسائل کا حل دعوت اسلامی	117
صبر کا انعام	105	اللہ والوں کا طریقہ	117

اسے پڑھ لیجئے

اللہ پاک نے اولیائے کرام کو اپنی خاص عنایت سے نوازا ہے اور انہیں اپنی محبت کا نگینہ بنایا ہے۔ یہ اللہ کریم کے وہ مقرب بندے ہیں جنہوں نے دل و جان سے اللہ پاک کی عبادت کی اور اس کی راہ میں اپنی ساری زندگی وقف کر دی۔ ان کی عبادت کی مہک نے ساری کائنات کو معطر کر رکھا ہے اور ان کی زندگیاں انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اولیاء اللہ کی زندگیوں میں ایسی کئی باتیں ہیں جو ہمیں ان کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور ان سے محبت کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ ان کی زندگیوں کا مطالعہ ہمیں اللہ پاک کے قریب کرتا ہے اور ہمیں اخلاقی بلندیاں حاصل کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔ ان کی زندگیوں میں جلوہ گر ہونے والی صفات، مثلاً ایمان، صبر، احسان، اور قربانی ہمارے لیے مشعل راہ کا کام کرتی ہیں جو ایک بہترین معاشرہ بنانے میں مدد دیتا ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کی تاریخ میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ایک تابندہ ستارے کی مانند چمکتا ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی کو "غوث اعظم"، "محبوب سبحانی"، "قندیل نورانی" جیسے مختلف القابات سے بھی جانا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی اور تعلیمات، اسلام کی خدمت میں ایک روشن مینار کی مانند، تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو چکی ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اللہ پاک کی عبادت اور انسانیت کی خدمت میں وقف کر دی۔ آپ کا کردار اور سیرت، مسلمانوں کے لیے ایک مثالی نمونہ ہیں اور آج بھی لاکھوں لوگوں کے لیے رہنمائی کا باعث ہیں۔ آپ کی تعلیمات نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانیت کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ آپ کی زندگی سے ہم سیکھتے ہیں کہ انسان کی حقیقی کامیابی اللہ پاک کی رضا میں ہے۔

مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُ الحبیب عطاری نے مختلف مواقع پر غوث اعظم کی شان و عظمت اور حسن کردار کو ہی بیان نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو آپ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی بھی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آپ نے جن موضوعات کے تحت شانِ غوثِ اعظم بیان کی وہ درج ذیل ہیں:

شانِ اولیاء اور سیرتِ غوثِ پاک
سیرتِ غوثِ اعظم
غوثِ پاک کی کرامات
غوثِ اعظم کی زندگی سے سبق

"فیضان غوث اعظم" عام کرنے کے لئے مولانا عبد الحبیب عطاری کے ان بیانات کو ایک کتابی شکل دیدی گئی ہے، اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہم سب کو "فیضانِ غوثِ اعظم" سے مالا مال فرمائے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبد الحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک با آسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں

Click کیجئے



Scan کیجئے

اللہ پاک دعوت اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ بیان 16 نومبر 2021 کو "جامع مسجد فیضانِ جیلان، کلفٹن"، کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

شانِ اولیاء
اور
سیرتِ غوثِ پاک

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...کائنات کا روحانی نظام
- ...شانِ اولیاء بزبانِ امامُ الانبیاء
- ...سائنس ابھی بھی پیچھے ہے
- ...وِلایت کا کورس نہیں
- ...اَقسامِ اولیاء بزبانِ سیدُ الانبیاء
- ...غوثِ پاک کی سیرت اور ہماری تربیت

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: اَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہو گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک کی اہمیت کو سمجھئے کہ قیامت کے دن نبی پاک کے قریب ہونے کا مطلب کیا ہے؟ یہ بہت بڑا انعام ہے کیونکہ حضور ہی تو ہیں جنہوں نے کام آنا ہے، آقا ہی تو ہیں جنہوں نے بخشوانا ہے، نبی کریم ہی تو ہیں جنہوں نے شفاعت کرنی ہے اور جو رسول پاک کے ہی قریب ہو جائے تو پھر اس کا تو کام ہو ہی جائے گا بس! آج سے ارادہ کر لیجئے کہ زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں گے۔

کبھی کبھی اس طرح پر درود پاک پڑھنے کی کوشش کیجئے: ہاتھ میں تسبیح لے کر آنکھیں بند کر لیجئے اور یہ خیال کیجئے کہ قیامت کا منظر ہے، اربوں کھربوں لوگ میدان محشر میں ہیں اور میں جتنے دورد پڑھتا جا رہا ہوں اتنے قدم اپنے آقا کے قریب ہوتا جا رہا ہوں، جب آپ کا یہ ذہن بن جائے گا تو پھر آپ مزید درود پڑھیں گے کہ تھوڑا اور قریب

1... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، 2/27، حدیث: 484۔

ہو جاؤں، مجھے ہر درود حضور کے قریب کر رہا ہے، تو بس پھر آج سے ہی درود پاک کی کثرت شروع کر دیجئے، یہ حقیقت ہے محشر کا دن بہت سخت ہو گا مگر یہ بھی حقیقت ہے:

محشر ہے اگر محشر تو کس بات کا ہم کو ڈر
ہم جن کے ثناء خواں ہیں وہ بھی تو وہاں ہوں گے

تو بس جو نبی کریم کے قریب ہو جائے گا اس کے کام آسان ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کائنات کا روحانی نظام

اللہ پاک نے اس دنیا کا روحانی نظام قائم فرمایا ہے، ہر ملک کا اپنا نظام ہوتا ہے، کہیں وزیر اعلی پھر گورنر پھر وزیر اعظم اور اس کے بعد صدر ہوتا ہے، اسی طرح بہت سے ممالک کا آپس میں کسی بھی وجہ سے اتحاد ہوتا ہے یوں بہت بڑے خطے کی بنیاد پر کوئی تنظیم یا نیٹ ورک بنا دیا جاتا ہے جو وہ تنظیم چلاتی ہے، اس پوری دنیا کا بھی ایک روحانی سسٹم ہے اور اللہ پاک نے یہ روحانی نظام اپنے اولیاء کے ذریعے قائم فرمایا ہے۔

اولیائے کرام کا مقام و مرتبہ

قرآن مجید و فرقان حمید میں اولیائے کرام کی شان و مرتبے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ:11، یونس:62)	ترجمہ کنزُالعِرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

صدرالافاضل مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قُربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے، جب دیکھے دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے ربّ کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قُربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے، یہ صفت اولیاء کی ہے۔[1]

اولیا متقی ہوتے ہیں

اللہ پاک کے تمام اولیائے کرام متقین اور پرہیز گار ہوتے ہیں، کوئی فاسق، فاجر اور گنہگار اللہ کا ولی نہیں ہوتا کیونکہ اللہ پاک نے خود ولی کی یہ صفت بیان فرمائی ہے چنانچہ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ: 9، انفال: 34)

ترجمہ کنزُالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

ولی اور تقوی

اللہ پاک کے اولیائے کرام کی مختلف اقسام ہیں، بعض پیدائشی ولی ہیں، بعض کو بچپن میں ولایت عطا کر دی جاتی ہے اور بعض اولیائے کرام ایسے بھی ہوئے جن کی توبہ سے پہلے گناہوں بھری زندگی دی تھی، انہوں نے سچی توبہ کی، اللہ سے دوستی کی اور اس کریم ذات

1... خزائن العرفان، ص405۔

نے انہیں ولایت کا مرتبہ عطا فرمادیا۔ بعض لوگوں کو بچپن سے ہی ولایت کے مرتبے پر فائز کردیا جاتا ہے جیسے بی بی مریم۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ کی عمر 4 سال تھی، مگر آپ رضی اللہ عنہا ولایت کے مرتبے پر فائز تھیں، اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور خلیفۃ اللہ کا منصب عطا ہو گیا تھا۔

شانِ اولیاء بزبانِ امامُ الانبیاء

حدیث قدسی ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب اولیائے کرام کے کمالات اور کرامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ وسوسے آتے ہیں کہ اتنا بڑا مقام و مرتبہ انہیں کیسے حاصل ہو گیا حالانکہ یہ سب کچھ حدیثِ قدسی میں بیان ہو چکا ہے کہ اللہ فرماتا ہے: جسے میں اپنا محبوب بنالیتا ہوں پھر میں اس کی آنکھ اور کان بن جاتا ہوں گویا وہ اللہ کے نور سے دیکھتا اور سنتا ہے، اس کا عمل گویا رب کا عمل بن جاتا ہے کیونکہ رب کی قدرت اس

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، 4/248، حدیث: 6502۔

کے عمل میں شامل ہو جاتی ہے، اسی لئے جب اولیائے کرام کی کرامات سنتے ہیں تو عقل حیران ہو جاتی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ جب اللہ پاک اولیائے کرام کو عطا فرماتا ہے تو پھر ہر چیز ممکن ہو جاتی ہے۔

اولیاء کی کرامات

قرآن مجید و فرقان حمید کی کئی آیات اولیائے کرام کی کرامات پر موجود ہیں، حضرت بی بی مریم رحمۃ اللہ علیہ یہ اللہ پاک کی ولیہ ہیں، اللہ پاک نے آپ کو بہت عظمت عطا فرمائی، آپ کے پاس بے موسم کے پھل آتے جو جنت سے اترتے، جب حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم کے پاس جاتے تو وہاں بے موسم کے پھل پاتے۔ چنانچہ یہ واقعہ قرآن پاک میں کچھ اس طرح بیان ہوا:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

(پ:3، ال عمران:37)

ترجمہ کنزُ العِرفان: جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔ (زکریا نے) سوال کیا، اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

300 سال بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا

اصحاب کہف بنی اسرائیل کے اولیائے کرام میں سے ہیں، یہ بلند رُتبہ حضرات 300 سال تک سوتے رہے، اس دوران نہ ان کے جسموں کو کوئی نقصان پہنچا، نہ انہیں کسی قسم

کی تکلیف ہوئی، پھر 300 سال کے بعد یہ بالکل صحیح سلامت اُٹھ گئے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا

(پ:15، کہف:25)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور نو سال زیادہ۔

قرآن پاک کی آیات سے اندازہ ہو جانا چاہئے کہ اولیائے کرام کی کرامات کوئی نئی بات نہیں ہے۔

دریا کے نام خط

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مصر کا دریائے نیل خشک ہو گیا چونکہ مصر کی تمام تر پیداوار دریائے نیل سے ہی ہوتی تھی، ان لوگوں کی ایک عجیب رسم تھی کہ ہر سال ایک لڑکی کو دریا میں بطور قربانی کے دیدیا جاتا تھا اور اس کے بعد پانی جاری ہو جاتا تھا، حضرت عمر کے دور بھی ایسا ہی ہوا، لوگوں نے جاہلانہ رسم کے طور پر لڑکی کی قربانی دینی چاہی، آپ نے ایسا ہونے نہیں دیا، آپ نے دریائے نیل کے نام ایک خط لکھا:

اِلٰی نِیْلِ مِصْر مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنْ كُنْتَ تَجْرِیْ بِنَفْسِكَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا اِلَیْكَ وَاِنْ كُنْتَ تَجْرِیْ بِاللهِ فَاَنْجَرَّ عَلٰی اِسْمِ اللهِ[1]

اللہ کے بندے عمر بن خطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام: اگر تو خود بخود جاری ہوا

1... حجۃ اللہ علی العالمین، ص612۔

کرتا تھا تو ہمیں تیری کوئی ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ پاک کے حکم سے جاری ہوتا تھا تو پھر اللہ کے نام سے جاری ہو جا۔

جیسے ہی وہ خط دریا میں ڈالا گیا وہ دریا جاری ہو گیا اور اس دن سے ایسا جاری ہوا کہ آج تک خشک نہیں ہوا۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بلند و عظمت شان معلوم ہوئی اور یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والے دریاؤں سے بھی ہم کلام ہو جاتے ہیں اور دریا ان کی بات مانتا ہے جبھی تو فاروق اعظم نے دریا کے نام خط لکھا تھا۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

آگ بجھادی

ایک بار مدینہ منورہ کے گھروں میں آگ لگ گئی جو بجھائی نہ جا سکی، پریشانی کے عالم میں لوگ حضرت عمر کے پاس آئے، آپ نے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا: یَا نَارُ! اُسْکُنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہ[1] یعنی اے آگ! اللہ پاک کے حکم سے رُک جا۔'' جیسے ہی وہ کاغذ کا ٹکڑا آگ میں ڈالا آگ فوراً ٹھنڈی ہو گئی۔

سائنس ابھی بھی پیچھے ہے

آج سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے، بہت ساری چیزوں کے بارے میں پہلے سے

1... تفسیر کبیر، پ15، الکھف، تحت الآیۃ:9، 7/433۔

پیشن گوئی کر دیتا ہے کہ بارش کب ہو گی؟ ہلکی پھلکی ہو گی یا گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو گی، گرمی کے بارے میں بتا دیا جاتا ہے گرمی سخت ہو گی یا ہیٹ ویو کا خطرہ ہو گا یا نہیں ہو گا؟ سردیوں میں یخت بستہ ہوائیں چلیں گی یا برفباری بھی ہو گی؟ آپ موبائل کے ذریعے موسم کا حال جان سکتے ہیں، بلکہ بیرون ملک یہ بھی ہے کہ اجتماع کرنے سے پہلے موسم دیکھا جاتا ہے اگر بارش کا امکان نہیں ہے تو باہر میدان میں اجتماع کیا جاتا ہے اور اگر بارش کا امکان ہے تو اندر (Indoor) اجتماع کیا جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سائنس نے اتنی ترقی کر لی اس کے باوجود زلزلے کی پیشن گوئی آج بھی نہیں کر سکتی اور اگر زلزلہ آجائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی، زلزلے کے وقت پوری دنیا بے بس نظر آتی ہے بس اپنی بے بسی اور حسرت سے زلزلہ ختم ہونے کا انتظار کرتی ہے کہ بس کسی طریقے سے زلزلہ رک جائے اور جب زلزلہ ختم ہو جاتا ہے تو اس کے بعد بھی آفٹر شاکس کا خطرہ رہتا ہے، اور سائنس آفٹر شاکس کے بارے میں بھی بے بس نظر آتی ہے سائنس تو یہ بھی پیش گوئی نہیں کر سکتی کہ آفٹر شاکس کب اور کتنی دیر بعد آئیں گے، بسا اوقات ان آفٹر شاکس کا گھنٹوں اور کبھی کبھار کئی دن تک خطرہ رہتا ہے۔

زلزلے کو روک دیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں مدینہ منورہ میں شدید زلزلہ آیا اور زمین ہلنے لگی، آپ کچھ دیر اللہ پاک کی حمد و ثنا اور دعا فرماتے رہے مگر زلزلہ ختم نہیں ہوا، آپ جلال میں آگئے اور اپنا کوڑا زمین پر زور سے مارا اور زمین سے کہا: قَرِّیْ اَلَمْ اَعْدِلْ عَلَیْكِ

فَاسْتَقَرَّتْ مِنْ وَقْتِهَا[1] یعنی اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اُوپر انصاف نہیں کیا ہے؟ یہ فرماتے ہی فوراً زلزلہ ختم ہو گیا اور زمین ٹھہر گئی۔

ولایت کا کورس نہیں

اللہ پاک جسے چاہتا ہے اپنا ولی بنالیتا ہے، ولایت کے لئے کوئی بھی کورس نہیں ہے بندہ کہے میں اتنے سال تک روزے رکھوں، ہزاروں نوافل پڑھوں، لاکھوں درود و سلام کا نذرانہ پیش کروں، سینکڑوں حج و عمرہ ادا کروں پھر اس کے بعد ولی بن جاؤں گا، یہ ضروری نہیں ہے، البتہ ان تمام نیکیوں کا اجر و ثواب ضرور ملے گا مگر ان تمام اعمال کے بعد بندہ ولی بن جائے گا یہ ضروری نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دنیاوی دستور بھی یہی ہے کہ آپ ہر ایک کو دوست نہیں بناتے اگرچہ کوئی لاکھ بار آپ کا دوست بننا چاہے، جب انسان ہر ایک کو دوست نہیں بناتا ہے صرف اپنی مرضی سے دوست بناتا ہے تو رب کی مرضی جسے چاہے اسے اپنا ولی بنائے۔

ہر زمانے میں اولیائے کرام

اللہ پاک کے اولیائے کرام ہر دور میں ہوتے ہیں کیونکہ اللہ پاک نے دنیا کا روحانی نظام اولیائے کرام کے ذریعے قائم فرمایا ہے اسی لئے اولیائے کرام کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، علامہ اسماعیل نبہانی اپنی مشہور کتاب **جامع کرامات اولیاء** میں اولیائے کرام کے کی اقسام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

(1)... **اَقطاب:** یہ قُطب کی جمع ہے۔ قطب اللہ پاک کے ایسے عظیم الشان ولی کو کہتے ہیں

1... جامع کرامات اولیاء، 1/157۔

جو پوری دنیا میں صرف ایک ہی ہوتا ہے اور اسے ہی **غوث** کہتے ہیں، قطب اللہ کا نہایت ہی مقرب اور اپنے زمانے کے تمام اولیاء کا سردار ہوتا ہے۔ اور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان تو ایسی ہے کہ علماء کہتے ہیں: اگر آج بھی کسی کو ولایت ملتی ہے تو وہ غوث اعظم کے در سے ملتی ہے۔

(2)... **اَئمہ**: یہ وہ حضرات ہیں کہ جو قطب کے انتقال کے بعد اس کے خلیفہ بنتے ہیں اور وہ قطب کیلئے وزیر کی طرح ہوتے ہیں۔ ایک کا صفاتی نام عبد الرب اور دوسرے کا صفاتی نام عبد الملک ہوتا ہے، ہر زمانے میں ان کی تعداد دو ہوتی ہے۔

(3)... **اَوتاد**: ہر زمانے میں ان کی تعداد چار ہوتی ہے، اس سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے۔ ان میں سے ہر ایک کے ذریعے اللہ پاک 4 سمت مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کی حفاظت فرماتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اپنے حصے میں ولایت ہوتی ہے۔

(4)... **اَبدال**: ان کی تعداد 7 ہوتی ہے، اس سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے، اللہ پاک ان کے ذریعے ساتوں برِّ اَعظم کی حفاظت فرماتا ہے۔

(5)... **نقباء**: یہ ہر دور میں 12 ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر نقیب آسمان کے 12 برج میں سے ایک ایک کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔

(6)... **نجباء**: یہ ہر دور میں 8 ہی ہوتے ہیں ان حضرات کو احوال سے ہی قبولیت علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

(7)... **رجبی**: یہ ہر دور میں 40 ہوتے ہیں، ان کا حال اللہ پاک کی عظمت کے ساتھ قائم ہے۔

(8) **رجال الغیب**: یہ 10 اولیائے کرام ہوتے ہیں۔

(9) **مظہرِ قوتِ خداوندی:**۔ یہ ہر دور میں صرف 8 ہوتے ہیں۔

ان کے علاوہ بھی اولیائے عظام کی بے شمار قسمیں ہیں مثلاً: اَلھِیُون، رَحمانِیُون، رجال الغنی، رجال الاشتیاق، بُدَلاء، عُباد، زُہاد، رجال الماء، فقراء، صوفیا، افراد، محدثون، اخلاء، وَرَثہ، امناء، قراء، احباب، صدیقین، شھداء، صالحین، قانتین، صادقین، حامدین، ذاکرین، صابرین، واصلین وغیرہ۔[1]

اَقسامِ اولیاء بزبانِ سیدُ الانبیاء

اولیائے کرام کا یہ نظام خود امام الانبیاء نے بیان فرمایا ہے: چنانچہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے 300 بندے ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے قلب اطہر پر ہیں، 40 کے دل حضرت موسی علیہ السلام کے دل مبارک پر ہیں اور 7 کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب مبارک پر ہیں۔ 5 کے دل حضرت جبریل امین قلب پر، 3 کے دل میکائیل علیہ السلام کے قلب پر، 1 کا دل اسرافیل علیہ السلام کے قلب اطہر پر ہے۔[2] یہ اولیائے کرام ساری دنیا میں رب کے بندوں کی ہدایت اور رحمت کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ پاک سے ہم یہ دعا ضرور کرسکتے ہیں:

یا اللہ! جہاں تو نے اتنوں کو ولایت سے نوازا ہمیں بھی اپنی ولایت کی خیرات دیدے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں:

تُو اپنی ولایت کی خیرات دے دے | میرے غوث کا واسطہ یاالٰہی

1... جامع کرامات اولیاء، 1/69-85، ملخصًا۔
2... حلیۃ الاولیاء، 1/40، حدیث: 16۔

پیارے اسلامی بھائیو! جتنے اولیائے کرام ہیں، دنیاوی اعتبار سے ان کا حال معلوم نہیں ہوتا، ایسا کبھی نہیں ہوتا ہے ان کی گاڑی پر کوئی جھنڈا لگا ہو کہ یہ ابدال کی گاڑی ہے یا کوئی ایسی نمبر پلیٹ ہو معلوم ہو جائے کہ قطب جارہے ہیں، یہ جتنے بھی اولیائے کرام ہیں ان کا حال ہم سے چھپا ہوا ہوتا ہے، ہمارے درمیان، ساتھ ہوتے ہیں مگر ہمیں معلوم نہیں ہوتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں: اللہ نے اپنی ولایت کو بندوں میں چھپا کر رکھا ہے۔[1] تو کسی کو حقیر نہیں جاننا چاہئے ممکن ہے وہ اللہ کا ولی ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، اجتماع میں بیان سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں ممکن ہے وہاں کوئی اللہ کا ولی ہو اور یہ بھی ممکن ہے ایک سے زائد ولی ہوں، ہمیں نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں کس شخص کا کتنا بلند مقام و مرتبہ ہے؟ لہٰذا ہر کسی سے عزت و احترام سے پیش آنا ہے، اللہ کے بندوں کی دل سے محبت کرنی ہے، ہر کسی کا خیال رکھنا ہے، کسی کا دل نہیں دکھانا، ہم لوگ معمولی اور غریب نظر آنے والے کو اپنے قریب تک نہیں بٹھاتے جس کے بال بکھرے ہوں اور کپڑے میلے کچیلے ہوں تو ہم انہیں دھتکار دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے، کسی کی بے عزتی نہیں کرنی چاہئے، حدیث پاک میں ہے:

بہت سے بکھرے بالوں والے، میلے کچیلے لباس والے جنہیں کوئی حیثیت نہیں دی جاتی، اگر وہ اللہ پر (کسی بات پر) قسم کھالیں تو اللہ پاک ان کی قسم پوری فرمادے۔[2] یعنی

1... احیاء العلوم، 4/61۔

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ، 5/459، حدیث: 3880۔

ان کی زبان سے جو نکل جائے وہ پورا ہو جائے گا۔

خدا کا اعلان جنگ

مختلف احادیث مبارکہ میں دو کاموں کی طرف نشاندہی فرمائی گئی ہے جو یہ کام کرے گا گویا اس نے اللہ سے جنگ کی یا اللہ پاک اس سے اعلان جنگ کرتا ہے۔

(1) سودی کام کرنے والا۔

(2) اللہ کے ولی سے دشمنی کرنے والا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل تمہیں خدا سے جنگ کی طرف دھکیلا جارہا ہے، نئی نئی اسکیموں کے نام پر سود کی طرف بلایا جارہا ہے، آج سود کے بہت سے نام رکھ دیئے گئے ہیں کبھی انٹرسٹ، کبھی مارک اپ جیسے ناموں کے ذریعے سود نہ ہونے کا یقین دلایا جاتا ہے، نئے اور جدید پیکنگ میں سود بیچا جارہا ہے، یاد رکھئے! شراب کو دودھ کی بوتل میں ڈالنے سے وہ دودھ نہیں بن جائے گا، خود سے سوال کیجئے، کیا اللہ پاک سے جنگ کرنے والا بھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ان چیزوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور رہئے۔

اللہ پاک کے ولی سے دشمنی کرنے والا بھی نقصان میں ہے، ہمیں نہیں معلوم کون اللہ کا ولی ہے اس کا حل صرف یہی ہے کہ سب سے دوستی کرلی جائے، ہمیشہ پیار و محبت سے پیش آیئے، سب کو عزت دیجئے، اگر کسی کا دل دکھا دیا اور وہی اللہ کا ولی تو میرا بیڑا غرق ہو جائے گا اگر میں کسی سے بدتمیزی کرلوں اور اس کا میرے خلاف دعا کے لئے ہاتھ اٹھ جائے تو میرا کیا بنے گا؟ لہٰذا ہمیں نہ کسی سے بدتمیزی کرنی ہے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دینی ہے، مسلمان کو تکلیف دینے کی بات بہت اوپر تک جاتی ہے، چنانچہ حدیث پاک ہے:

مسلمان کو تکلیف رب کو تکلیف

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ آذَى مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ[1] جس نے کسی مسلمان کو ناحق تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ پاک کو تکلیف دی۔

ہم لوگ ملازمین کو بلا سوچے سمجھے جو منہ میں آتا بول دیتے ہیں، رشتہ داروں، غریب لوگوں، کمزوروں، مساجد میں صفائی ستھرائی کرنے والوں کو جس کا جو دل میں آتا ہے وہ بول دیتا ہے، کیا ان لوگوں کا دل نہیں ہوتا ہے؟ ان کی دل آزاری نہیں ہوتی؟ لہٰذا اولیائے کرام کے نظام کو دیکھ کر یہ سمجھ لیجئے کہ ہمیں ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا ہے۔

کرامت ضروری نہیں

ولی کے لئے کرامت دکھانا نہ ضروری ہے اور نہ ہی ولی ہونے کے لئے کرامت دکھانا شرط ہے، کرامت یہ بالکل جدا چیز ہے اللہ پاک جسے عطا فرمائے بلکہ اولیائے کرام تو اپنی کرامت کو چھپا چھپا کر رکھتے ہیں، کرامت سے بڑی چیز استقامت ہے اسی لئے کہتے ہیں: اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

انبیائے کرام کا مقام

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عام مومنین کے مقام کی انتہاء صالحین کے مقام کی ابتداء ہوتی ہے، صالحین کی انتہاء شہیدوں کے مقام کی ابتداء ہوتی ہے،

1... معجم اوسط، 2/387، حدیث: 3607۔

شہیدوں کے مقام کی انتہاء صدیقین کی ابتداء ہوتی ہے، صدیقین کی انتہاء نبیوں کے مقام کی ابتداء ہوتی ہے، نبیوں کے مقام کی انتہاء رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے، رسولوں کے مقام کی انتہاء اولوالعزم رسول کی ابتداء ہے اور اولوالعزم رسول کے مقام کی ابتداء امام الانبیاء، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مقام کی ابتداء ہے اور حضور کے مقام کی انتہاء کو سوائے رب کے کوئی نہیں جانتا۔ تاجدار بریلی مولانا امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

اولیاء صحابی کے برابر نہیں

دنیا کے تمام غوث، قطب، ابدال اور سارے اولیاء مل کر بھی ایک صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اولیا کے مقابلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی افضل و اعلی ہیں، چاہے اولیائے کرام نے ساری زندگی نوافل پڑھیں ہوں، تمام زندگی روزہ رکھا ہو، دنیا کی ساری دولت راہ خدا میں صدقہ و خیرات کر دی ہو جبکہ صحابی نے نہ نماز ادا کی ہو نہ روزہ رکھو اور نہ ہی کوئی صدقہ و خیرات کیا پھر بھی صحابی ہی افضل رہے گا کیونکہ بعض صحابہ کرام ایسے بھی گزرے ہیں جو حالت جنگ میں آئے اسلام قبول کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے انہیں نماز، روزے کی ادائیگی کا موقع ہی نہیں ملا۔ مگر ان کا رتبہ اور مقام دنیا کے تمام غوث، قطب اور ابدال سے بلند و بالا اور ارفع و اعلی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام نے ایسی عبادت کی تھی جس نے انہیں صحابیت کا درجہ عطا فرمادیا اور وہ عظیم عبادت "**جلوہ جاناں**" دیکھنا ہے۔ وہ مصطفیٰ کریم کی لمحہ بھر

صحبت سے فیض یاب ہوئے اور ولیوں کے امام بن گئے کیونکہ صحابی وہی ہوتا ہے **"جس نے ایمان کی حالت میں نبی پاک کا دیدار کیا ہو یا صحبت پائی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی دنیا سے رخصت ہوئے ہوں۔"**

عشق کی بات

مدینہ منورہ میں مبلغ دعوت اسلامی کو ایک صاحب نے بڑی کمال کی بات کہی: **تمہیں اندازہ بھی ہے کہاں آئے ہو؟ اگر ساڑھے چودہ سو سال پہلے آتے تو صحابی بن جاتے۔** ان جملوں کی گہرائی کو سمجھئے، یہی تو ہوا تھا کہ لوگ آقا کریم کے دربار میں حاضر ہوئے تھے، ایمان لاتے گئے اور صحابی بنتے گئے۔ یہ سچ ہے کہ ہمیں وہ مرتبہ نہیں مل سکتا ہے مگر اس جگہ کی روحانیت کی تو سمجھ سکتے ہیں جہاں سے رحمتیں، برکتیں اور کرم کی بارشیں برستی ہیں۔

غوثِ پاک کی سیرت سے ہماری تربیت

ہمارے ذہنوں میں غوث پاک کی شخصیت صرف کرامت کی حد تک رہ گئی ہے اور آج کی نسل یہی سمجھتی کہ آپ کی بہت ساری کرامتیں ہیں اور آپ کو کرامتوں والا بزرگ جانا جاتا ہے اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ تمام اولیاء کی اتنی کرامتیں کتابوں میں نہیں ملتی ہیں جتنی غوث پاک کی کرامات ہیں، یہ بھی سچ ہے کہ غوث پاک نے بیمار کو ٹھیک کر دیا، کرامات کے علاوہ بھی غوث اعظم کی سیرت کے ایسے انوکھے اور خوبصورت پہلو ہیں جنہیں ہم اپنی ذات پر نافذ کر کے نیکیوں والی زندگی گزار سکتے ہیں۔

سب سے بڑے عالم

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم اور مفتی تھے، آپ باقاعدہ مدرسہ میں پڑھاتے تھے، آپ نے 40 سال تک بیانات فرمائے۔ آپ شروع میں بیان نہیں فرماتے تھے پھر ایک دن ایسا ہوا کہ

غوث پاک کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت ہوئی، نبی پاک نے غوث پاک سے فرمایا: بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے عرض کی: میں ایک عجمی شخص ہوں، بغداد میں عربوں کے سامنے بیان کیسے کروں؟ حضور نے فرمایا: بیٹا! اپنا منہ کھولو۔ آپ نے اپنا منہ کھولا، تو حضور نے سات (7) بار اپنا لُعابِ دہن (تھوک مبارک) آپ کے منہ ڈالا اور فرمایا کہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب کریم کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

غوث پاک فرماتے ہیں: ظہر کے بعد مجھے اسلام کے چوتھے خلیفہ امیر المومنین مولی علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے میرے منہ میں 6 بار اپنا لعاب دہن ڈالا فرمایا اب وعظ کرو۔[1]

غوث پاک کا بیان

غوث پاک کے بیان میں شروع میں کم لوگ ہوتے تھے مگر آہستہ آہستہ ہجوم بڑھتا گیا حتی کہ لوگ دور دراز علاقوں سے گھوڑوں، خچروں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آپ کا بیان سننے آتے اور ایک وقت ایسا آیا ہے کہ تقریباً 70 ہزار لوگ آپ کے اجتماع میں شریک

1... بہجۃ الاسرار، ص 58۔

ہوتے تھے۔ آپ کی مجلس میں 400 زبردست عالم صرف بیان کو لکھا کرتے تھے۔[1]

غوث اعظم فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور 1 لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔[2]

سیرت سے "پہلا" سبق

پیارے اسلامی بھائیو! غوث پاک کی یہ سیرت اپنا لیجئے کہ ہمیں بھی نیکی کی دعوت دینی ہے، درس وبیان کرنا ہے، درس وبیان اور وعظ ونصیحت اللہ والوں کا طریقہ ہے، دعوتِ اسلامی کا ماحول ہمیں درس دینے کا موقع دیتا ہے، مدنی قافلوں میں سفر کر کے آپ درس وبیان کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں، مدنی قافلوں میں ہر کسی کو کچھ نہ کچھ درس دینے کا موقع ملتا ہے، ہمیں درس دیتے وقت یہ بھی نیت کرنی چاہئے کہ نبی پاک نے بیانات فرمائے، صحابہ کرام اور اولیائے عظام نے بیانات فرمائے ہیں، غوثِ پاک نے 40 سال تک بیانات فرمائے، ان شاء اللہ درس دینے کی کوشش کیجئے فیضان غوث ملنا شروع ہو جائے گا۔

غوث اعظم کی عبادات

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے عبادت کرتے تھے، حضرت شیخ محمد بن ابو الفتح ہروی نے 40 سال تک غوث پاک کی خدمت کی، غوثِ پاک کے معمولات کو ملاحظہ

1...بہجۃ الاسرار، ص181۔
2...بہجۃ الاسرار، ص184۔

فرمایا، شب و روز کو دیکھا، آپ فرماتے ہیں: شیخ عبد القادر جیلانی عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔[1] 15 سال تک آپ کا معمول رہا ہے کہ ہر رات میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! غوث پاک کی شخصیت کا سب سے بڑا یہ کمال ہے، جس نے 40 سال وقت ساتھ گزارا وہ آپ کے کردار کی گواہی دے رہا ہے، ہمارا حال کیسا ہے؟ جو ہم سے کبھی کبھار یا دور سے ملتے ہیں، وہ ہمیں نیک اور پارسا سمجھتے ہیں، ہماری بڑی تعریفیں کرتے ہیں، وہ ہم گنہگار کو نیک سمجھتے ہیں کیونکہ ہم صرف نیک نظر آتے ہیں ہاتھ میں تسبیح، سر پر ٹوپی ہوتی ہے، بسا اوقات مبلغین سے لوگ سوال کرتے ہیں، حضرت **فلاں شخص** آپ کے بیان میں نظر آتا ہے، ہم اس سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں، کیا وہ شریف ہے؟ بیان میں تو ہر کوئی شریف ہی نظر آتا ہے اب معلوم نہیں کہ باہر کر توت کیسے ہیں؟ لہٰذا ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ رشتہ کرنا چاہتے ہیں تو اچھے طریقے سے خاندان اور لڑکے کی چھان بین اور چیک کیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری حقیقت گھر والے بہتر جانتے ہیں باہر والے نہیں جانتے، باہر تو لوگ ہمارے ہاتھ بھی چومتے، ہمارے جوٹھے کو باعث شفا اور برکت والا سمجھتے ہیں، ہماری دست بوسی کی جاتی ہے اور دم بھی کرواتے ہیں کیا ہم سے کبھی گھر والوں نے دم

1...بہجۃ الاسرار، ص164۔

2...بہجۃ الاسرار، ص118۔

کروایا ہے؟ کبھی ماں نے دعا کرنے کے لئے بولا ہے؟ کبھی والد نے پانی پر دم کروا کر پیا ہے؟ کیونکہ گھر والوں کو حقیقت معلوم ہے کہ اس میں تو خود ہی "دم" نہیں ہے تو پھر اس کے دم میں کہاں سے دم ہو گا؟

سیرت سے "دوسرا" سبق:

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی خلوتوں کو پاک کر لیجئے، ہمارے قریب رہنے والوں کو معلوم ہو کہ سچ میں اللہ والا ہے، باہر والے ہمیں نیک جانیں اور گھر والے گنہگار سمجھیں یہ تو منافقت ہو گئی، جو اچھی بات نہیں ہے، ظاہر کچھ اور ہو جبکہ باطن کچھ اور ہو، اللہ کرے ہمارا ظاہر و باطن یکساں ہو جائے۔ شیخ محمد بن ابی الفتح مزید فرماتے ہیں:

غوث پاک ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآن کریم پڑھتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ و مشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوث پاک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھیں لیکن

1...بہجۃ الاسرار، ص250۔
سیرت غوث اعظم، ص141-142

قادری کہلانے والا نہ عشاء پڑھے اور نہ فجر ادا کرے، کیا اسے غوث پاک کی غلامی کہتے ہیں؟ غوث پاک ایک رات میں پورا قرآن پڑھیں اور غوث پاک کا دیوانہ قرآن نہ پڑھے بلکہ قرآن پڑھنا تو دور اسے درست طریقے سے قرآن ہی پڑھنا نہیں آتا۔ یہ کیسی محبت ہے؟ غوثِ پاک کی عبادات و مجاہدات ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں، کیا لنگر کھانا، بانٹنا، گیارہویں منانا، نعرے لگانا، کیا غوث پاک سے یہی محبت ہے؟ حالانکہ غوث اعظم کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ آپ کی زندگی علم دین میں گزری ہے جبکہ ہم کتنا علم جانتے ہیں؟ آپ نے 40 سال دین کی تبلیغ فرمائی، ہم نے دین کی کیا خدمت کی؟ غوث پاک کی زندگی عبادات میں گزری، قرآن پڑھنے میں گزری، درس و بیان میں گزری، نوافل کی کثرت میں گزری ہے لہٰذا اپنی زندگی کا رخ نیکیوں کی طرف کر لیجئے۔

غوثِ اعظم کا خوفِ خدا

غوث پاک کا مقام و مرتبہ بہت بلند و بالا ہے، آپ ولیوں کے سردار ہیں، آپ کی کرامتوں کا ایک پورا دفتر ہے، دور دور سے آپ کی بارگاہ میں لوگ آتے اور اپنی مرادیں پاتے، جن کے ایک اشارے سے کام ہو جاتے ہوں، وہ خوفِ خدا سے کانپ جاتے ہیں، چنانچہ

شیخ شرف الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غوث اعظم کو خانہ کعبہ میں کنکریوں پر سر رکھے دیکھا اور آپ اسی حالت میں دعا کر رہے تھے، اے اللہ! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں تو بروز قیامت مجھے اندھا اٹھانا تاکہ نیک لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔[1]

1... گلستان سعدی، ص54۔

سیرت سے "تیسرا" سبق

غوث پاک اتنے بلند مرتبے کے باوجود خوف خدا سے گھبرائیں، نامۂ اعمال میں بکثرت نیکیاں ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہ نہیں سمجھتے تھے جبکہ ہمارا حال بالکل عجیب ہے ہم ایک حج کرلیں تو سمجھتے ہیں کہ **جنت کا ٹک بک کروالیا ہے**، مسجد کی تعمیر میں کچھ پیسے دیدیئے **تو بس پھر خیر ہی خیر ہے**، **اب جو مرضی کروں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے**، ایمان اسے نہیں کہتے ہیں بلکہ "اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان خوف اور امید کا نام ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: جو کرنا ہے کرو، اللہ معاف کرنے والا ہے، وہ معاف کردے گا، یہ سچ ہے کہ **اللہ معاف کرنے والا ہے** مگر یہ بھی حقیقت ہے **وہ پکڑنے والا بھی ہے**۔ اللہ پاک کی رحمت سے ناامید بھی نہیں ہونا اور بے خوف بھی نہیں ہونا ہے۔

ایمان کی فکر ہی نہیں

آج ہم جیسے گنہگاروں کو اپنے ایمان کی فکر ہی نہیں ہے، مسلمان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، آج ایمان کے لئے کون دعا کرتا ہے؟ گاڑی کی فکر ہے، موبائل کی پروا ہے، پیسوں کی ٹینشن ہے، پلاٹ کا خیال ہے، کبھی ایمان کے بارے میں سوچا ہے؟ کبھی اس کی حفاظت کا خیال آیا ہے؟ ایمان چھن بھی سکتا ہے، کسی نے پوچھنے کی کوشش کی ہے کہ ایمان کیسے چھن جاتا ہے؟ شیطان آخری وقت تک کوشش کرتا رہتا ہے کہ بندے کا ایمان چھین لے مگر آج کسی کو ایمان کی فکر نہیں ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دعا فرماتے تھے:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ [1] ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ حضور نے ہماری تربیت کے لئے دعا فرمائی کہ ہم اپنے ایمان کی فکر کریں، حضور کے صدقے، غوث پاک کے صدقے ہمیں خوف خدا نصیب ہو جائے۔ اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیجئے، بے خوفی اچھی چیز نہیں ہے، خوف خدا کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پ:4، ال عمران:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔

خوفِ خدا کے درجات

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خوف کے تین درجات بیان فرمائے ہیں:

✿ ضعیف ✿ معتدل ✿ مضبوط

ضعیف (کمزور خوف): خوفِ خدا کی باتیں سننا مگر گناہوں سے نہیں بچنا مثلاً جہنم کی سزاؤں کو سن کر جسم میں جھرجھری لے کر رہ جانا اور پھر سے گناہوں میں مبتلا ہو جانا۔

معتدل (درمیانہ خوف): یہ وہ خوف ہے جس سے انسان کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ مثلاً اللہ کے خوف سے نافرمانی چھوڑ دیتا ہے اور نیکیاں کرنے لگ جاتا ہے۔

1... ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء ان القلوب بین۔۔۔الخ، 4/55، حدیث:2147۔

مضبوط: جس کی وجہ سے بندہ مایوس ہو جاتا ہے کہ اب میری بخشش و مغفرت ہی نہیں ہو گی، میں برباد ہو گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نہ ضعیف والا خوف ہونا چاہئے اور نہ ہی مضبوط والا بلکہ معتدل خوف ہو کہ بندہ گناہوں سے رک جائے۔ مثال کے طور پر کوئی گدھا گاڑی یا گھوڑا گاڑی چلا رہا ہے، انہیں چلانے کے لئے کوڑا مارا جاتا ہے، وہ اتنی آہستہ بھی نہیں مارنا کہ جانور چلے ہی نہیں اور نہ ہی اتنی زور سے مارنا ہے کہ اس کی کھال ہی ادھڑ جائے اور پھر وہ چلنے کے قابل ہی نہ رہے بلکہ ایسا مارنا ہے کہ وہ دوڑنے لگ جائے اور وہ درمیانہ کوڑا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنا حقیقی خوف نصیب کرے۔

مزارات پر حاضری

اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دینا خیر و برکت کا باعث ہے مگر کچھ لوگ کم علمی کی وجہ سے وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر دوسروں کو بھی وسوسوں میں مبتلا کر دیتے ہیں حالانکہ مزارات پر جانا، قبرستان جانا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کا طریقہ ہے، چنانچہ پیارے آقا ہر سال شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے تھے۔[1] حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی کا بھی یہی معمول تھا۔

قبر والوں کو سلام

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے تو

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ القبور، 3/381، حدیث: 6745۔

قبروں کی طرف اپنا رخِ انور کر کے یوں فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ[1]

اے قبر والو! تم پر سلام ہو، خدا ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم لوگ ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

دو باتیں سیکھنے کو ملیں (1) مزارات پر جانا جائز (2) قبر والے سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے قبرستان میں جانے کی دعا تعلیم ارشاد فرمائی ہے، جب ہم قبرستان جاتے ہیں تو یہی دعا پڑھتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ قبرستان میں ہر طرح کے لوگ دفن ہوتے ہیں، نیک بھی، گنہگار بھی۔ اس کے باوجود بھی ہم سب کو یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ کہتے ہیں اور یہ خود نبی کریم نے سکھایا ہے کہ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ کہنا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب عام قبرستان میں جہاں نیک، گنہگار، شرابی، زانی، سود خور سب دفن ہیں اور اس کے باوجود وہاں جا کر یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ کہنا سنت سے ثابت ہے تو اگر کوئی **یا غوث اعظم** کہے تو پھر کیا مسئلہ ہے؟ کوئی **یا غریب نواز** کہے تو پریشانی کس بات کی ہے؟ یقیناً علم کی کمی کی وجہ سے لوگ وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آج سے نیت کر لیجئے کہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، اولیاء کا فیضان چاہئے تو نماز پڑھئے، ہم نیازی ضرور ہیں مگر پہلے نمازی ہیں، صرف نیازی بنتے ہو، نیاز ہی کھاتے رہتے ہو

1... ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، 2/329، حدیث: 1055۔

آج سے کوشش کیجئے کہ ان شاء اللہ اب سے ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، حرام روزی کے قریب بھی نہیں جائیں گے اور پیارے آقا کی سنتوں پر عمل کریں گے۔

دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول

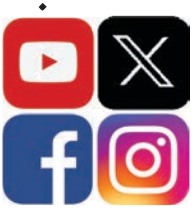
حضور کی سنتوں پر عمل کرنے، گناہوں بھری زندگی چھوڑنے، اولیائے کرام کا فیضان پانے کے لئے ہمیں ایسے دینی ماحول کی ضرورت ہے جہاں خوف خدا کا ذکر ہو، عشق مصطفی سکھایا جاتا ہو، فیضان اولیاء بتایا جاتا ہو، ان شاء اللہ اس کی برکت سے ہمارے دل میں عشقِ مصطفیٰ اور محبتِ اولیاء کی شمع روشن ہو گی اور نیکیوں پر عمل کا جذبہ بڑھے گا۔

دینی ماحول وابستہ ہو جائیے

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دینی ماحول پیش کر رہی ہے، لہٰذا ہم سب بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتہ ہونے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور "نیک اعمال" کی کوشش جاری رکھیں، ان شاء اللہ ہم بھی سُنّتوں کے پابند اور نیک مُسلمان بن جائیں گے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبد الحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں

Click کیجئے



Scan کیجئے



یہ بیان 11 نومبر 2021 کو فیضانِ مدینہ، فیصل آباد، پاکستان میں ہوا تھا۔

سیرتِ غوثِ اعظم

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ایک سیب کا جرمانہ
- اولاد کی تربیت پر فخر
- والدین سے "پہلی" گزارش
- خود کو ذلت سے بچایئے
- سچا پرسکون جھوٹا بے سکون
- تین پیسے کا وبال
- اپنی تربیت کیجئے
- نوجوانوں سے گزارش
- والدین کو لعن طعن مت کیجئے
- غوث پاک کی عبادت

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ تین مرتبہ دن میں اور تین مرتبہ رات کو مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ معاف فرمادے۔[1]

سبحان اللہ! اللہ پاک کی رحمت کتنی بڑی ہے، اب جو 100 بار درود پاک پڑھتا ہے، 200 مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے یا 313 بار پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کرے اسے کتنی برکتیں ملیں گی۔ اے کاش! ہم درود پاک کو اپنی حصہ زندگی کا حصہ بنالیں، حضور کا ذکر کرتے رہیں اور ان پر درود بھیجتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک سیب کا جرمانہ

مجاہدہ نفس میں مشغول ایک نوجوان دشت و صحرا کا سفر کیا کرتا تھا، تین دن کے فاقہ زدہ نوجوان کو دریا میں ایک سیب تیرتا ہوا نظر آیا، بھوک سے نڈھال نوجوان نے سیب اٹھا کر کھالیا مگر فوراً ہی خوفِ خدا غالب آیا اور دل میں احساس پیدا ہوا کہ میں نے یہ سیب

1... الترغیب والترھیب، 2/328، حدیث: 23۔

مالک کی اجازت کے بنا کھایا ہے چنانچہ سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کنارے کنارے چلنے لگا، کافی چلنے کے بعد اسے ایک عالیشان عمارت نظر آئی اور ایک باغ بھی نظر آیا جس میں سیب کے درخت بھی تھے اور ایک درخت ایسا بھی تھا جو بالکل دریا کے کنارے پر تھا۔ نوجوان نے سوچا کہ وہ سیب اسی درخت یا اسی باغ کا ہوگا اور وہ تیرتا ہوا مجھ تک پہنچا جو میں نے کھالیا لہٰذا بلا اجازت سیب کھانے پر باغ کے مالک سے معافی مانگنی چاہئے۔

وہ نوجوان باغ کے مالک کے پاس گیا اور کہا: آپ کے باغ کا سیب دریا میں تیرتا ہوا بہت دور چلا گیا تھا، بھوک کی شدت کی وجہ سے میں نے سیب کھالیا چونکہ وہ سیب آپ کی اجازت کے بغیر کھایا تھا اسی لئے کافی پیدل چلنے کے بعد یہاں معافی مانگنے کے لئے آیا ہوں، ایک سیب کا حق بخشوانے آیا ہوں، باغ کے مالک حضرت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جو بہت بڑے اللہ کے ولی تھے، وہ سمجھ گئے تھے کہ نوجوان کے دل میں اللہ کا بہت ڈر ہے، شاید اس زمانے میں بھی لوگوں کا مال ہڑپ کرنے والے ہوں گے، حضرت عبد اللہ نے سوچا ہوگا کہ ایک سیب بخشوانے کے لئے اتنا سفر کیا، نوجوان بہت ہی اسپیشل اور خاص انسان ہے۔

معذور لڑکی سے شادی

حضرت عبد اللہ صومعی نے فرمایا: تمہیں 12 سال تک میری خدمت کرنا ہوگی، اس کے بعد تمہیں معاف کروں گا، ایک سیب کی خاطر 12 سال کی خدمت یہ بہت بڑا امتحان تھا مگر نوجوان کے دل میں خوف تھا اس لئے اس نے خوشی خوشی یہ شرط قبول کرلی۔ 12 سال مکمل ہونے کے بعد نوجوان حضرت عبد اللہ صومعی کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض کی: حضور 12 سال کا ٹائم پورا ہو گیا اب تو معاف کر دیجئے، حضرت عبد اللہ صومعی نے فرمایا: ابھی معاف نہیں کروں گا بلکہ تمہیں ایک اور کام بھی کرنا ہو گا۔ میری ایک بیٹی ہے اور اس میں 4 عیب ہیں، آنکھوں سے اندھی، پیر سے لنگڑی، ہاتھوں سے معذور اور کانوں سے بہری ہے، تمہیں میری بیٹی سے شادی کرنا ہو گی۔ نوجوان کے دل میں خدا کا خوف تھا اسے معلوم تھا کہ اگر کسی کا حق مارا ہوا ہے اور اس نے معاف نہیں کیا تو قیامت میں رب بھی معاف نہیں فرمائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! یہ ہم سب لوگوں کے لئے بہت بڑا درس ہے اور خاص طور پر ان لوگوں کے لئے درس ہے جو کسی کا مال دبا لیتے ہیں، کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لیتے ہیں، کاروبار میں ڈنڈی مارتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، مسلمانوں کے ساتھ دھوکا کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ **"میرا کوئی کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا"** یا پھر اثر ورسوخ والا بندہ ہے، تو کہتا ہے: **غریب آدمی میرا کیا بگاڑ لے گا؟** ایسی سوچ بہت بڑی بھول ہے کہا جاتا ہے: **تندرست سے نہیں بلکہ کمزور سے ڈرو۔** کیونکہ کمزور مظلوم جب ہاتھ اٹھا کر اللہ پاک کو پکارتا ہے تو اس کی قدرت اور رحمت کمزور کے ساتھ ہو جاتی ہے پھر ظالم پر وہ عذاب آتا ہے کہ اسے چھپنے کی جگہ بھی نہیں ملتی جبکہ آخرت کا حساب تو الگ ہی ہو گا۔

تین پیسے کا وبال

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین دَبا لے گا بروزِ قیامت اس کے بدلے سات سو

باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔[1]

آج کل ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں روپے ہڑپ لئے جاتے ہیں جبکہ یہاں تین پیسوں کی بات کی جارہی ہے جو آج کے دور کے حساب سے سینکڑوں میں بنتے ہوں گے، جب تین پیسے کا اتنا بڑا وبال ہے تو لاکھوں کروڑوں روپے ہڑپنے کا کتنا بڑا عذاب ہو گا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں: سامنے والا بھول گیا ہے، اسے اپنا حق یاد ہی نہیں اگرچہ اسے یاد نہیں مگر پھر بھی تمہیں لوٹانا ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک سیب کے بدلے اس نوجوان نے پہلے 12 سال تک خدمت کی پھر 4 طرح سے معذور اور عیب دار لڑکی سے نکاح کے لئے تیار بھی ہو گیا۔ نکاح کے بعد جب نوجوان اپنے کمرے میں گیا تو وہاں خوبصورت اور بے عیب دلہن موجود تھی، گھبرا کر نوجوان کمرے سے باہر آ گیا، حضرت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری دلہن تو معذور تھی مگر جو کمرے میں ہے وہ تو بالکل تندرست ہے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: یہی میری بیٹی ہے اور تمہاری دلہن بھی یہی ہے۔ بات کچھ یوں ہے:

اولاد کی تربیت پر فخر

میں نے اپنی بیٹی کی تربیت بہت خوب اچھے طریقے سے کی ہے۔ میں نے اپنی بیٹی کو اندھی کہا: وہ اس لئے کہ **اس نے کبھی حرام نہیں دیکھا**، میں نے اسے بہری بتایا، وہ اس لئے کہ **اس نے کبھی حرام نہیں سنا**، میں نے کہا لنگڑی ہے وہ اس لئے کہ **اس نے کبھی حرام**

1... فتاویٰ رضویہ، 25/69 ملخصاً۔

کی طرف قدم نہیں بڑھائے، بغیر ہاتھ والی اس لئے کہا تھا کہ **اس کے ہاتھ کبھی حرام کی طرف نہیں اٹھے**۔ میرے بیٹے یہ تمہاری ہی زوجہ ہے، جاؤ! اس کے ساتھ زندگی اچھے انداز میں گزارو۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے! یہ کیسا مبارک جوڑا تھا، ایک طرف خاتون اس قدر نیک اور پارسا تھی تو دوسری طرف خوف خدا رکھنے والا نیک نوجوان تھا، اللہ کریم نے اس نیک جوڑے کو بیٹا عطا فرمایا۔ وہ بیٹا کوئی اور نہیں بلکہ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اور یہ پورا واقعہ غوثِ پاک کے والدین کا ہے۔ حضور غوث پاک ولیوں کے سردار ہیں: علما فرماتے ہیں: **آج بھی کسی کو ولایت ملتی ہے تو غوث پاک کے در سے ملتی ہے**۔ سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا | اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا | اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اپنی تربیت کیجئے

اس واقعے سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور اپنی تربیت بھی کر سکتے ہیں جیسے خوفِ خدا اور حقوق العباد کی بہت اہمیت ہے۔ حضرت عبد اللہ صومعی نے اپنی نیک اور پارسا بیٹی کا نکاح جس شخص سے کیا اس میں کیا دیکھا تھا؟ پیسے پوچھے؟، بینک بیلنس کتنا ہے یہ معلوم کیا؟، جائیداد جاننے کی کوشش کی؟، خاندان کیسا ہے؟ یہ بھی پتا نہیں کیا بلکہ انہوں نے نیکی دیکھی، نوجوان کا خوف خدا دیکھا اور اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔

والدین سے "پہلی" گزارش

آج بیٹے کا رشتہ کرنے جاتے ہیں تو لڑکی میں کیا دیکھتے ہیں؟ خوبصورت ہے یا نہیں؟ خاندان کیسا ہے؟ مالدار ہے یا نہیں؟ جہیز کتنا لائے گی؟ اور اگر لڑکا ڈھونڈنا ہے تو پھر یہ چیزیں دیکھی جاتی ہیں: کتنا کماتا ہے، کوئی بری عادت تو نہیں ہے، ہمارے نزدیک بری عادت کون سی ہیں؟ جواری، شرابی یا نشئی ہونا یہ بھی گناہ کے کام ہیں مگر کیا نماز نہ پڑھنا برائی نہیں ہے؟ یہ تو پوچھا جاتا ہے کیا کماتا ہے؟ مگر یہ نہیں پوچھتے حلال کماتا ہے یا حرام کماتا ہے؟

اسلامی عقائد چیک کیجئے

آپس میں رشتہ طے کرتے وقت سب سے اہم چیز ہم لوگ چھوڑ دیتے ہیں اور نہ ہی ہم یہ پوچھتے ہیں کہ لڑکا یا لڑکی کے اللہ ورسول کے متعلق کیا عقائد ہیں؟ صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے کرام کے بارے میں اس کی سوچ کیا ہے؟ والدین اس معاملے میں بہت سستی کرتے ہیں اور ایسے کئی حادثات ہو چکے ہیں کہ والد نے اپنی بیٹی کی شاندار تربیت کی، پردہ کروایا، اللہ ورسول کی محبت، صحابہ واولیائے کرام کی الفت دل میں ڈالی، غوث پاک کا مرید کروایا مگر شادی کرتے وقت یہ سب کچھ دیکھا کہ خاندان بڑا ہے، گاڑی بنگلہ پاس ہے، آمدنی زیادہ ہے مگر دین نہیں دیکھا، جب وہ نیک عبادت گزار بچی شادی ہو کر گئی تو کچھ دنوں بعد اس بچی کا پردہ ہی ختم کروادیا، تھوڑے دنوں بعد اس کا ذہن بھی خراب کرنا شروع کر دیا "تم نبی کا میلاد کیوں مناتی ہو؟ غوثِ پاک کا ذکر کیوں کرتی ہو؟ ولیوں کی باتیں کیوں کرتی ہو؟

اپنا سرمایہ تباہ مت کیجئے

اولاد والدین کا سرمایہ ہوتا ہے ،والدین نے اتنا بڑا فیصلہ کرتے ہوئے ایک بار بھی غور وفکر نہیں کیا اور اپنی بیٹی کا رشتہ کر دیا، کبھی اپنی بیٹی کا رشتہ ایسے شخص کو دیدیتے ہیں جو رشوت ،سود اور حرام کماتا ہے ،یہ صرف بیٹی کا فیصلہ نہیں کیا بلکہ نسلوں کا فیصلہ کر دیا۔ آپ نے اپنی بیٹی کا رشتہ سود کمانے والے کے ساتھ کر دیا حالانکہ سود کے متعلق تو احادیث میں وعیدیں آئی ہیں کہ ایسا شخص اللہ سے لڑائی لڑتا ہے۔جو اللہ سے جنگ کرتا ہے اس کے ساتھ اپنی بچی کا نکاح کر دیا کیونکہ آپ نے صرف یہ دیکھا کہ وہ اچھا کماتا ہے یہ چیک کرنے کی تو توفیق ہی نہیں ملی کہ حلال کماتا ہے یا حرام کماتا ہے۔ غوث اعظم کے والدین نیک تھے ،اللہ پاک نے انہیں غوث پاک جیسی اولاد عطا فرمائی ،اگر والدین اپنے بچوں کی شادی ایسے لوگوں میں کریں جن کے عقائد و اعمال درست نہیں ،روزی حلال نہیں تو آنے والی نسلوں کا یقینا برا ہی حال ہو گا۔

نوجوانوں سے گزارش

کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ "**باپ پر اس کی ہونے والی اولاد کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے لئے ایک اچھی ماں تلاش کرے**" کیونکہ ماں ہی پہلی استاد اور درس گاہ ہوتی ہے ،ماں ہی نماز نہیں پڑھتی تو بچوں کو کیسے نمازی بنائے گی ؟ماں دین دار نہیں ہے تو بچوں کے اندر کیسے دین آئے گا؟ غوثِ پاک کو قرآنِ مجید کی تعلیم دلوانے کے لئے جب مدرسہ لے جایا گیا اور استاد صاحب نے بسم اللہ پڑھائی تو غوث پاک نے بیٹھے بیٹھے الحمد سے 18 پارے زبانی سنا دیئے، قاری صاحب بھی حیران ہو گئے، کہا: اور پڑھو تو غوث پاک نے

فرمایا: مجھے اتنے ہی پارے یاد ہیں، قاری صاحب نے پوچھا: اتنے پارے کہاں سے یاد کئے؟ فرمایا: میری والدہ 18 پاروں کی حافظہ تھی، میں ماں کے پیٹ میں تھا والدہ قرآن پڑھتی تھیں میں اسے یاد کرلیتا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے غوث اعظم کو عظیم صلاحیت سے نوازا تھا مگر ہمیں سیکھنے کو یہ ملا کہ ماں حافظہ تھی اور قرآن پڑھتی تھی، آج عورت حمل سے ہو تو ماں فلمیں دیکھتی ہے، گانے باجے سنتی ہے، بے پردہ بازار میں گھومتی ہے سوچو تو سہی! چھوٹی بچیوں پر کیا اثر پڑے گا؟ میرے نوجوانو! آپ پر بھی ذمہ داری ہے صرف یہ نہ دیکھو کہ لڑکی کیسی ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں ایک تصور اور سوچ بن چکی ہے کہ لڑکی بس شکل وصورت میں خوبصورت نظر آنی چاہئے حالانکہ یہ خوبصورتی صرف چند دنوں کی ہوتی ہے آپ نے ساری زندگی گزارنی ہے اگر دیکھنا ہے تو یہ دیکھو کہ دین میں کیسی ہے؟

خود کو ذلت سے بچائیے

آج کل کا نوجوان شادی ایسی جگہ کرنا چاہتا ہے جو سسرال پیسوں والا ہو، نامی گرامی خاندان ہو، بڑی فیملی کا داماد بنوں گا تو میری واہ واہ ہوگی ایسے لوگوں کو اپنی سوچ بدلنی چاہئے چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا چار چیزوں کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: (1) مال (2) خاندان (3) حسن (4) دینداری۔

پیارے آقا نے فرمایا: فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ[1]

1... بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، 3/429، حدیث: 5090۔

”تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دین دار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔“

یعنی خاندان، حسن اور دولت ان تین چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں اصل دین دار ہونا ضروری ہے، عورت کے پاس پیسہ ہے حسن و جمال بھی ہے مگر عقیدہ ہی درست نہیں، دل میں بدعقیدگی کی گندگی بھری ہوئی ہے، بے حیائیاں ہیں تو پھر بتایئے آنے والی نسلوں کیا بنے گا؟ جبکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: دنیا مَتاع (یعنی فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت ہے۔[1]

خوش نصیب لوگ

وہ لوگ خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ پاک نے نیک اور پارسا بیوی عطا کی ہے اور جن کی شادی نہیں ہوئی انہیں چاہئے کہ اللہ پاک سے نیک اور دین دار بیوی کی دعا مانگیں، اپنے والدین سے بھی گزارش کیجئے کہ میرے لئے اگر رشتہ ڈھونڈنا ہے تو نیک عورت، باپردہ، باحیا تلاش کیجئے، نبی پاک، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیائے کرام سے محبت کرنے والی ڈھونڈیئے گا تاکہ میری آنے والی نسلوں کی اچھی تربیت ہو۔ اسی طرح اگر اپنی بیٹی کے لئے لڑکا دیکھنا ہو تو دیکھ بھال اور سوچ سمجھ کر تلاش کیجئے، عقیدہ میں معمولی گڑبڑ ہے مگر خاندان اچھا ہے، تھوڑا بہت حرام کماتا ہے مگر بہت دولت مند ہے، ایسے رشتے کو ٹھکرا دیجئے، اللہ پاک پر بھروسہ رکھئے، اگر تم نے خدا اور رسول کو راضی کرنے کے لئے رشتہ ٹھکرایا تو وہ تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دے گا، ہم نے اللہ پاک پر بھروسہ کر کے آنے والی نسلوں کے لئے درست فیصلے کرنے ہیں کئی والدین پہلے جذبات میں فیصلہ کر ڈالتے ہیں بعد میں خود

1... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب افضل النساء، 2/414، حدیث: 1857۔

ہی سر پکڑ رو رہے ہوتے ہیں۔

والدین سے "دوسری" گزارش

اگر ہم نیک ہوں تو ہمارے بچے نیک ہوں گے، ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ بچے نیک ہو جائیں مگر ہم خود سدھرنا نہیں چاہتے حالانکہ ماں باپ کو پہلے سدھرنا پڑے گا، انہیں اپنی عادتیں بہتر کرنا ہوں گی، والد جمعہ کی بھی نماز نہ پڑھے اور بچوں سے 5 ٹائم نماز پڑھنے کی امید رکھنا بے وقوفی ہے، باپ شراب نوشی کرے اور توقع یہ کرے کہ بچے نشہ بھی نہ کریں، ماں خود تو بے پردہ گھومے اور بچی سے یہ آس لگائے کہ وہ باپردہ ہو جائے، ایسا نہیں ہو سکتا، ہمیں خود کو بدلنا ہو گا، بچے والدین سے ترغیب (Inspiration) لیتے ہیں جیسا کہ

بچوں کی درس گاہ

جس گھر میں دادا، دادی، نانا، نانی یا والد والدہ نماز پڑھتے ہیں تو چھوٹے بچے بھی ان کی کی طرح نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، کبھی ابو کے ساتھ برابر میں کھڑے ہو جائیں گے، کبھی چھوٹی بچی نماز کی طرح دوپٹہ باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہے حالانکہ اسے دوپٹہ باندھنا تو دور دوپٹہ سنبھالا بھی نہیں جاتا، بچے ایسا کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ وہ اپنے بڑوں کو نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہیں اور جن گھروں میں نعت و تلاوت کے علاوہ گانے باجے چلتے ہوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے کا رواج ہو، گالی گلوچ اور برے کام ہوں تو ان بچوں پر ایسا ہی اثر پڑتا ہے، ان کے بچے باہر گالیاں دیتے ہیں کیونکہ ان کے بچوں کی ترغیب ہی یہی ہوتی ہے۔

تربیتِ اولاد حکم ربانی ہے

بچوں کی اچھی تربیت کرنا یہ والدین کی ذمہ داری ہے اور حکم قرآنی ہے۔ اللہ پاک

ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (پ:28، تحریم:6)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب صحابہ کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے کیسے بچاسکتے ہیں؟ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ پاک کو محبوب ہیں۔ اور ان کاموں سے روکو جو رب کریم کو ناپسند ہیں۔“[1] ہمیں اپنی اولاد کو گناہ سے بچا کر نیکی کے راستے پر چلانے کی پوری کوشش کرنی ہے۔

والدین کو لعن طعن مت کیجئے

ہم نے اولاد کی تربیت کے ساتھ ساتھ خود اپنی بھی تربیت کرنی ہے، اگر کسی کی اولاد گنہگار ہے تو اس اولاد کی وجہ سے ماں باپ کو برا بھلا نہیں کہہ سکتے، اگر کسی کا بیٹا فرمانبردار نہیں بن سکا، بے نمازی ہے تو شریعت اس چیز کی ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ اس کے ماں باپ پر لعن طعن کیا جائے کیونکہ اگر ایسا کرنے جائیں گے تو بات بہت دور تک جائے گی مثلاً:

قابیل حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا تھا، وہ حالت کفر پر مرا، حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا

1...در منثور، 8/225۔

کنعان تھا، اس کی موت بھی کفر پر ہوئی۔ یہ سب اللہ پاک کی حکمتیں ہیں، وہ چاہے تو چور ڈاکو کے گھر ولی کو پیدا کر دے اور اس کی خفیہ تدبیر ہوئی تو نیک ہستی کے گھر کے **یزید پلید** پیدا ہو جاتے ہیں، یزید کی کارستانیاں بدبختیاں اور اس کے افعال لعنت کے مستحق تھے مگر اس کی وجہ سے جنتی صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن کرنا درست نہیں ہے، اولاد کی وجہ سے ماں باپ کو برا کھلا نہیں کہا جاسکتا ورنہ بات انبیاء تک چلی جائے گی۔

اللہ کی نعمت دعوتِ اسلامی

اللہ پاک دعوت اسلامی کو سلامت رکھے، اس کے دینی ماحول سے ماں باپ کو بہت سہولت ہوگئی، والدین کے لئے بچوں کی تربیت کرنا بہت مشکل ہوگیا تھا کیونکہ آج کے والدین کی زندگی بہت مصروف ہوگئی ہے، الحمدللہ! دعوت اسلامی نے بچوں کے لئے مدرسۃ المدینہ، دارالمدینہ جامعۃ المدینہ، فیضان اسلامک اسکول جیسے ادارے قائم کر دیئے ہیں۔ اسلامی بہنوں کے لئے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ بھی قائم کر دیئے گئے ہیں، بڑوں کی تربیت کے لئے ہفتہ وار اجتماعات اور درست قرآن پاک سیکھنے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان موجود ہیں، گھر والے ایک ساتھ علم دین حاصل کرنا چاہتے ہیں تو **مدنی چینل** موجود ہے، الحمدللہ دعوت اسلامی نے ہمارے لئے بہت آسانی کر دی ہے اور ہمیں بہت سارے طریقے بھی بتادیئے بس! اپنا ذہن بنالیجئے کہ مجھے خود اور اپنے بچوں کو بچانا ہے، اپنی فیملی کو سدھارنا ہے تو ان شاء اللہ رب کی رحمت سے سارا گھرانہ سنتوں کا پیکر بن جائے گا۔

غوث پاک کا تعارف

آپ کی پیدائش 470 ہجری جیلان میں ہوئی اور 91 سال کی عمر پاکر 561 ہجری میں

دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کا نام "عبدالقادر" کنیت "ابو محمد" ہے، "محی الدین" اور "غوث الثقلین" آپ کے مشہور القاب ہیں۔ محی الدین کا مطلب دین کو زندہ کرنے والے، غوث الثقلین کا مطلب جنوں اور انسانوں کے مدد گار ہے۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ولیوں کے ولی ہیں، پیروں کے پیر ہیں، روشن ضمیر اور سلطان الاولیاء ہیں، جس طرح آپ ولایت میں بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں، آپ کی کرامات بہت مشہور ہیں اسی طرح آپ علمی میدان میں بھی بہت اونچے مقام پر فائز ہیں۔ آپ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی تھے اور ماہر استاد تھے، باقاعدہ فتوے بھی لکھا کرتے تھے اور پڑھاتے بھی تھے۔

زندگی کے 3 حصے

حضور غوث پاک کی زندگی کے تین حصے ہیں:

- (1)...پیدائش سے 18 سال تک۔
- (2)...18 سال سے 51 تک۔
- (3)...51 سال سے 91 تک۔

غوث پاک 18 سال کی عمر میں جیلان سے بغداد تشریف لائے، تقریباً 33 سال تک خوب علم دین حاصل کیا، مجاہدات کئے، تنہائی میں رہ کر اللہ پاک کی عبادت کرتے، ذکر واذکار میں مشغول رہتے۔ پھر 51 سال سے 91 سال تقریباً 40 سال تک آپ نے درس وبیان فرمایا، نیکی کی دعوت کو عام کیا، علم دین کی روشنی پھیلائی، ہدایت کے چراغ جلائے۔ لوگوں کو دین حق کی راہ دکھائی، سنتوں کو عام کیا اور ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو سیدھے

رستے کا مسافر بنا دیا۔

اولاد کی حوصلہ افزائی کیجئے

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ 18 سال کے ہوئے تو والدہ سے عرض کی: علم دین حاصل کرنے کے لئے بغداد جانا چاہتا ہوں، آپ کے والدین عظیم تھے ،انتہائی شاندار طریقے سے آپ کی تربیت فرمائی تھی لہٰذا آپ کو علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت دیدی۔اس میں ان والدین کے لئے درس ہے کہ جب بچہ نیکی کے راستے پر جاتا ہے تو اسے روکنا اور ٹوکنا شروع کر دیتے ہیں، دین میں زیادہ مت جاؤ،ابھی سے داڑھی مت رکھنا،ابھی تو زندگی بہت باقی ہے۔

کیسے بد قسمت والدین ہیں کہ بچہ دین کی طرف بڑھتا ہے تو ان کی تشویش اور پریشانی بڑھتی جاتی ہے۔خدا کی قسم !والدین کے دل میں تو خوشی بڑھنی چاہئے، یااللہ! تیری مہربانی کہ آج کے پر فتن دور میں میرا بچہ سنیما نہیں مسجد جارہا ہے، شراب کے اڈے کی طرف نہیں بلکہ مدنی قافلے میں جارہا ہے۔بے حیائی والی کتابیں نہیں بلکہ دین کی کتابیں پڑھنا چاہتا ہے، ایسے والدین کو تو بچوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے، ایسے کئی واقعات موجود ہیں کہ بچہ دین کی طرف آتا ہے والدین اسے آنے نہیں دیتے،بچہ نیک بننا چاہتا ہے ماں باپ دل توڑ دیتے ہیں، بچے پر سختی کرتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! غوث اعظم کی والدہ نے اجازت دیتے ہوئے کہا: اب ہماری ملاقات قیامت کے دن ہوگی، ماں جانتی تھی کہ علم دین کا سفر سالوں کا ہے، بیٹے کے واپس آنے تک دنیا سے چلی جاؤں گی مگر انہوں نے اتنی بڑی قربانی دیدی، ماں نے رخصت

کرتے ہوئے کچھ پیسے کُرتے میں سی دیئے ، بیٹے کو بھیجتے ہوئے ایک نصیحت کی کہ بیٹا! **ہر حال میں سچ بولنا** اور پھر آپ گھر سے روانہ ہوگئے۔

سچ کی برکت

آپ کے قافلے والوں کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا، آپ کو نوجوان سمجھ کر ڈاکوؤں نے پوچھ گچھ نہیں کی مگر ایک نے پوچھ ہی لیا: تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے کہا: 40 دینار ہیں، ڈاکو نے پوچھا: کہاں ہیں دینار؟ آپ نے فرمایا: کپڑے کے اندر چھپے ہوئے ہیں۔ ڈاکو بھی حیران اور پریشان ہوگئے، انہوں نے اپنے سردار کو بتایا کہ ایک نوجوان عجیب سی باتیں کر رہا ہے کہتا ہے، میرے پاس 40 دینار ہیں اور کپڑے میں چھپائے ہوئے ہیں، سردار نے آکر کہا: کتنے پیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: 40 دینار، کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: لباس میں سلے ہوئے ہیں۔

سردار نے کہا: سب لوگ ہم سے مال چھپاتے ہیں اور تم خود ہی بتا رہے ہو، کیا وجہ ہے؟ غوث پاک نے فرمایا: گھر سے بھیجتے وقت میری والدہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا، بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا، لہٰذا آپ نے سوال کیا میں نے مال کے بارے میں بتادیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ، کیا غوث اعظم نے قرآن کی آیتیں سنائی تھیں ؟ یا احادیث مبارکہ بتائیں تھی؟ نہیں ! بلکہ آپ نے صرف سچ بولا تھا، آپ کا سچ ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہوگیا ، وہ زارو قطار رونے لگا، اپنے ساتھیوں سے کہا: اس نوجوان کو دیکھو! اس نے اپنی ماں سے ایک وعدہ کیا، اور یہ اسے پورا کر رہا ہے اور میں اپنے رب کی روز وعدہ خلافی کر رہا ہوں، قیامت کے دن رب کو کیا جواب دوں گا؟ ڈاکوؤں کے

سردار نے توبہ کی اور پورے قافلے والوں کا مال واپس کر دیا۔[1]

سچ کو آنچ نہیں

لوگ کہتے ہیں: جھوٹ بولو گے تو ہی کام بنے گا لوگ غلط کہتے ہیں کام بنے گا نہیں بلکہ بگڑے گا۔ سچا آدمی اللہ پاک کو پسند ہے، سچائی اولیاء کا طریقہ ہے، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا طریقہ ہے۔ حضور نے مکہ مکرمہ میں 40 سال گزارے، اعلان نبوت کا وقت آیا، صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر عظیم الشان اعلان کیا۔ اے لوگو! میں کون ہوں؟ سب کی زبان پر ایک جواب تھا، آپ امانت دار ہیں، آپ سچے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے نبی سچے ہیں، امانتدار ہیں، غوث پاک بھی سچ بولتے تھے، آج نبی کو ماننے والا، غوث کا دیوانہ کیسے جھوٹ بول دیتا ہے؟ اگر جھوٹ بولتے رہو گے تو پھر نبی پاک کا فیضان کیسے ملے گا؟ غوث اعظم کی سچی غلامی کیسے نصیب ہو گی؟ بس آج سے ذہن بنالیجئے کہ ہمیں صرف سچ بولنا ہے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں بریلی کے تاجدار، امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

سچی بات سکھاتے یہ ہیں | سیدھی راہ چلاتے ہیں

ہمارے نبی تو سچی بات سکھانے والے ہیں، ہم نبی پاک کے غلام کہلاتے ہیں اور ہماری زبانوں پر جھوٹ کے سوا کچھ آتا ہی نہیں ہے، لوگ بتاتے ہیں: پہلے کوئی کبھی کبھار جھوٹ بولتا تھا مگر آج تو ایسا لگتا ہے کہ کوئی کبھی کبھی ہی سچ بولتا ہے، ہر بات پر جھوٹ، دوستوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ، کاروبار میں جھوٹ، مال بیچنے کے لئے جھوٹ، مال خریدنا ہے تو

1... بہجۃ الاسرار، ص168۔

جھوٹ، پیسے نہیں دینے تو جھوٹ، گویا جھوٹ مذاق بن گیا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے لوگ جھوٹ کو بڑا گناہ سمجھتے ہی نہیں ہیں جبکہ جھوٹ کی نحوست بہت بڑی ہے چنانچہ

جھوٹ کی نحوست:

اللہ پاک کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث پاک ہے:

اِذَا كَذَبَ العَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ المَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ[1] جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ جھوٹ کی نحوست ہے، جھوٹ بول بول کر رحمت کے فرشتے دور کر دیئے، گویا ہم سے رحمت دور ہو گئی پھر کہتے ہیں گھر میں بیماری پریشانی ختم نہیں ہوتی، برکت نہیں آتی، کاروبار میں فائدہ نہیں ہو رہا، غور تو کیجئے! آپ نے جھوٹ بول کر سارے رحمت کے فرشتے دور تو کر دیئے اب خیر و برکت کہاں سے آئے گی؟ اگر حقیقت میں غوثِ پاک کا فیضان حاصل کرنا چاہتے ہو تو آج سے نیت کر لیجئے کہ جھوٹ نہیں بولیں گے ہمیشہ سچ بولیں گے۔

ہمت والے مشکل کام کرتے ہیں

کبھی کبھی سچ بولنا مشکل ہو جاتا ہے مگر یقین کیجئے جب بولا جاتا ہے تو کام سیدھا ہو جاتا ہے، چاہے آپ طالب علم ہیں یا نوکری کرنے والے بہر حال اگر ادارے میں 30 منٹ لیٹ ہو گئے، آپ نے کوئی سا بھی جھوٹ بول دیا، ادارے والے مان جائیں گے مگر آپ کو جھوٹ کا گناہ تو مل جائے گا اور اس جھوٹ بولنے کی وجہ سے آپ کی عادت بھی خراب

1... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصدق والکذب، 3/392، حدیث: 1979۔

ہو جائے گی اور وہی غلطی دوبارہ بھی دہرائی جائے گی کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ جب بھی لیٹ ہوا تو کوئی نہ کوئی جھوٹ بول دوں گا لیکن جس دن آپ نے سچ بول کر یہ اقرار کیا کہ **آنکھ دیر سے کھلی تھی، گھر سے لیٹ نکلا تھا** بدلے میں آپ کو چھوٹی سی سزا مل سکتی ہے یا تھوڑے سے پیسے کاٹ لئے جائیں گے مگر آپ جھوٹ بولنے سے بچ جائیں گے نیز آپ کی زندگی میں فائدہ یہ ہو گا کہ آپ جلدی اٹھیں گے اور وقت کی پابندی کا خیال بھی رکھیں گے۔

جھوٹ کے نقصانات

جو جھوٹ بولتا ہے وہ ہمیشہ پریشان نظر آتا ہے، کتابوں میں لکھا ہے: جھوٹ بولنے والے کے چہرے سے نور ختم ہو جاتا ہے، جھوٹ بولنے والا پریشان دکھائی دیتا ہے، جبکہ سچ بولنے والا بڑا پر سکون نظر آتا ہے، اس کا چہرہ نورانی ہوتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے تو کئی بار ایسا بھی ہوا کہ صرف حضور کا چہرۂ مبارک دیکھ کر لوگ مسلمان ہو جاتے اور کہتے کہ "یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا ہے"۔

سچا پُرسکون جھوٹا بے سکون

سچ بولنے والا مطمئن رہتا ہے جبکہ جھوٹ بولنے والا پریشان ہی نظر آئے گا اور جھوٹے شخص کو ہر ہر بات یاد رکھنی پڑتی ہے کہ کس کو کیا جھوٹ بولا تھا، مثلاً جھوٹے سے پوچھا کہاں رہتے ہو؟ اگر وہ کسی غریب علاقے میں رہتا ہے اور وہ اس علاقے کا نام نہیں بتانا چاہتا تو کسی مہنگے علاقے کا نام بتا دے گا۔ اب ساری زندگی اسے یہ یاد رکھنا پڑے گا کہ فلاں کو میں نے "اس علاقے" کا نام بتایا تھا۔ کسی نے کاروبار کا پوچھا، چاہے ٹھیلہ ہی کیوں نہ لگاتا ہو حالانکہ ٹھیلہ لگا کر حلال روزی کمانا کوئی بری بات نہیں اپنی واہ واہ کے لئے بولے گا

کہ میرا **امپورٹ ایکسپورٹ کا بہت بڑا بزنس ہے**۔ آفس سے چھٹی کرلی پوچھا کیوں نہیں آئے تھے؟ بتایا جاتا ہے کہ **نانی کا انتقال ہو گیا** حالانکہ نانی کے انتقال کو سالوں گزر چکے ہوتے ہیں، جھوٹے کو اپنی جھوٹ کی فائلیں سنبھال کر رکھنی پڑتی ہیں۔ سچے انسان کو ٹینشن نہیں ہوتی ہے، جب کوئی پوچھے کہاں رہتا ہے، کیا کام کاج کرتا ہے وہ سب کچھ سچ سچ بتادیتا ہے۔

سچائی پر حوصلہ افزائی کیجئے

خود بھی سچ بولئے اور اپنے بچوں کو سچ بولنے کا حوصلہ دیجئے اور انہیں ہمت دلائیں کہ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو مجھے بتادینا بس جھوٹ نہیں بولنا اور جب کبھی وہ غلطی کرکے سچ بول دے تو اسے بہت زیادہ سزا مت دیجئے گا، اسے اتنا مت ڈانٹنا کہ وہ آئندہ جھوٹ بولنے پر مجبور ہو جائے بلکہ اولاد کو سچ بولنے پر شاباش دیجئے کہ کم سے کم اس نے سچ بولا ہے تاکہ بچپن سے ہی سچا بنے۔

غوث پاک کی والدہ نے یہی کہا تھا: **بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا**، جبکہ آج ہم جان بوجھ کر خود ہی بچوں کو جھوٹ سکھا رہے ہوتے ہیں ان کی ٹریننگ کرتے ہیں، گھر میں کسی کا فون آتا ہے والد خود بچے سے کہتا ہے: "**بول دو کہ ابو سو رہے ہیں**" حالانکہ بچہ یہ دیکھ رہا ہوتا ہے باپ جاگ رہا ہے۔ کبھی کبھار تو جھوٹ پکڑا بھی جاتا ہے، جیسے باہر کوئی بلانے آتا ہے باپ بچے کو کہہ دیتا ہے کہ ابو گھر پر نہیں ہیں اور بچہ باہر جاکر بولتا ہے: "**ابو کہہ رہے ہیں کہ ابو گھر پر نہیں ہیں**۔" آپ کے اس فعل سے بچہ یہی سمجھے گا کہ جب دل چاہے جھوٹ بول لو لہٰذا! آج سے ہی جھوٹ کو چھوڑ دو اور سچ کو اپنالو، جھوٹ رب کو ناپسند ہے، سچ اللہ کو پسند ہے۔ اللہ کرے ہم جھوٹ کی برائی سے بچ جائیں اور سچ کی اچھائی کو اپنالیں۔

غوثِ پاک کے فضائل و کمالات، کرامات و واقعات اتنے کثیر ہیں کہ سب نہ تو بیان کئے جاسکتے ہیں اور نہ ہی لکھے جاسکتے ہیں، فیضانِ غوث اعظم حاصل کرنے کے لئے مزید چند واقعات پیش خدمت ہیں:

عبادت کی سلطنت

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں نیمروز کے بادشاہ نے خط بھیجا، عرض کی: حضور آپ کو تحفے میں جاگیر کا حصہ دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی میری طرح عیش و آرام کی زندگی گزاریں، اللہ والوں کی اپنی الگ شان ہوتی ہے، غوث اعظم کو بہت بڑی جاگیر مل رہی تھی مگر آپ نے بادشاہ کو شاندار جواب دیا، آپ نے فرمایا: میں رات کو جاگ کر رب کی عبادت کرتا ہوں یہی میری سلطنت ہے اور تمہاری سلطنت کی قیمت میری نظر میں جَو کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے۔[1]

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں
ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مرگئے منعم رگڑ کر ایڑھیاں

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کا اصول بنالیجئے، دنیا کے مال کے پیچھے مت جانا، دنیاوی مال کی خاطر کسی کی چاپلوسی نہ کرنا، اللہ پر بھروسہ اور توکل کرنا، نبی کریم کی اطاعت کرنا، جو

1... اخبار الاخیار، ص204۔

تمہارے نصیب میں ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا، کچھ لوگ دنیا والوں کی چاپلوسی میں لگ کر اپنے دین کو برباد کر دیتے ہیں، علم دین ہوتے ہوئے بھی اپنے علم کا سودا کر لیتے ہیں۔ بریلی کے تاجدار نے ہمیں سکھایا ہے۔

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: میں پیسوں والوں کی مدح کیوں کروں؟ میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے کہ پیسوں کی خاطر لوگوں کی مدح سرائی کرتا جاؤں اور یہی بات غوث پاک کی سیرت سے بھی سیکھنے کو ملتی ہے۔

لعاب دہن کی برکت

غوث اعظم فرماتے ہیں: میں نے حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی تو آپ نے مجھے فرمایا: بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی: میں ایک عجمی شخص ہوں، بغداد میں عربوں کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ نے مجھے فرمایا: بیٹا! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ نے میرے منہ میں سات (7) دفعہ لُعابِ دہن (تھوک) مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب کریم کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

غوث پاک فرماتے ہیں: ظہر کے بعد مجھے اسلام کے چوتھے خلیفہ امیر المومنین مولی علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے میرے منہ میں 6 بار

اپنا لعاب دہن ڈالا فرمایا اب وعظ کرو۔[1]

غوث پاک کے بیانات

حضور غوث اعظم 40 سال تک بیان کرتے رہے۔ ہفتے میں تین دن وعظ و نصیحت اور بیان کرتے، بیان سے پہلے علما والا لباس پہنتے، اونچی جگہ منبر پر بیٹھ کر بیان فرماتے، شروع میں کم لوگ ہوتے تھے مگر آہستہ آہستہ ہجوم بڑھتا گیا حتی کہ لوگ دور دراز علاقوں سے گھوڑوں، خچروں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آپ کا بیان سننے آتے اور ایک وقت ایسا آیا ہے کہ تقریباً 70 ہزار لوگ آپ کے اجتماع میں شریک ہوتے تھے۔ اتنی مخلوق ہونے کے باوجود آپ کی آواز مبارک جیسے نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسے ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دُور اور نزدیک والوں کے لئے آپ کی آواز مبارک یکساں تھی۔ آپ کی مجلس میں 400 زبردست عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کو لکھا کرتے تھے۔[2]

غوث پاک فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور 1 لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔[3]

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں | بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم
مٹائے ترے در پہ جو اپنی ہستی | رہے اس کا نام و نشاں غوثِ اعظم

1...بہجۃ الاسرار، ص58۔
2...بہجۃ الاسرار، ص181۔
3...بہجۃ الاسرار، ص184۔

درس وبیان سے جی مت چرائیے

آج بھی مبلغین درس وبیان سے جی چراتے ہیں، بیان کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا طریقہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان فرمایا کرتے تھے، غوث اعظم وعظ ونصیحت فرماتے تھے، اخلاص اور اچھی نیتوں کے ساتھ درس وبیان کرنا سعادت مندوں کا حصہ ہے، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ کون ہمارا بیان سن کر نیک بن جائے؟ کسے نماز کی توفیق مل جائے؟ کون توبہ کرلے؟ حالانکہ اپنے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ وہ گنہگار ہے یہ بھی معلوم ہے کہ بیان میں اخلاص نہیں ہے مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی بیان سننے والے کی بخشش و مغفرت کردی جاتی ہے اور اللہ پاک اس شخص کی برکت سے سارے مجمع کو بخش دیتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی درس وبیان کا موقع ملے تو اس سے جی نہیں چرانا چاہئے بلکہ خوشی خوشی درس دینا ہے، درس وبیان ولیوں کا طریقہ ہے، دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں درس وبیان کا موقع ملتا ہے، آپ دعوت اسلامی کے ماحول کے قریب آئیں، اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں میں درس وبیان کا موقع ملتا ہے، اسلامی بھائی مدنی قافلے میں جاکر درس وبیان کی سعادت حاصل کرسکتے ہیں، علاقائی دورہ کرکے لوگوں کے پاس جاکر انہیں نیکی کی دعوت دے سکتے ہیں۔

غوثِ پاک کا خوفِ خدا

حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی کو حَرمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض گزار ہیں: اے ربِّ کریم! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حَق دار

ہوں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا اُٹھانا تاکہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔[1]

یہ جملے کون ادا کر رہا ہے؟ یہ غوثِ پاک کہہ رہے تھے، جو ولیوں کے سردار ہیں اور ایک ہم ہیں جنہیں اپنے ایمان کی کوئی فکر ہی نہیں، آخرت کی فکر نہیں، گناہوں کے انبار ہونے کے باوجود آنکھیں اشکبار نہیں ہیں۔

غوث پاک کی عبادت

آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے، 15 سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ قادری کہلانے والا پورا سال بھی قرآن نہ پڑھے۔ پیرانِ پیر روزانہ 1 ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے، غوث پاک کا دیوانہ کہلانے والا فرض نمازیں ہی قضا کر رہا ہے، خود سے سوال کیجئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ کیسی غلامی ہے؟ وہ تلاوت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، غوث پاک کئی سالوں تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے، ہم نہ عشاء ادا کرتے ہیں اور نہ فجر پڑھتے ہیں، جن کی نمازیں قضا ہو رہی ہیں انہیں کیسے فیضانِ غوث ملے گا؟

پیارے اسلامی بھائیو! آج ذہن بنالیجئے کہ اگر سچ میں غوث پاک سے محبت کرتے ہو اور ان کا حقیقت میں فیضان چاہئے تو نیت کر لیجئے کہ ان شاء اللہ آج سے کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، روزانہ کچھ آیت کی تلاوت ضرور کریں گے، سنتوں پر عمل کریں گے، فلمیں، ڈرامے نہیں دیکھیں گے، گانے باجے نہیں سنیں گے۔ اگر ان نیتوں پر استقامت حاصل کرنا چاہتے ہو تو دعوت کے اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اس ماحول میں صحابہ کا

1... گلستانِ سعدی، ص54۔

فیضان بٹتا ہے، اولیائے کرام کی محبت کا جام ملتا ہے، یہ ماحول نبیوں اور ولیوں کی محبت اور عقیدت سکھاتا ہے، اس ماحول میں رہیں گے تو نیکی کا ذہن ملتا رہے گا، اگر برے دوستوں میں بیٹھو گے، جو گناہوں کے راستے پر چلتے ہیں تو پھر آپ نیک کیسے بنیں گے؟

ہر جمعرات کو دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کیجئے، ہو سکے تو ہر ماہ کے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے، روزانہ مدنی چینل دیکھئے، ہر ہفتے عشاء کی نماز کے بعد مدنی مذاکرہ ہوتا ہے، مدنی چینل پر براہ راست نشر کیا جاتا ہے، جس میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری شریعت وطریقت اور معاشرتی مسائل کے علم وحکمت بھرے جواب عطا فرماتے ہیں۔ ان شاء اللہ ان چیزوں کی برکت سے ہمارے دل کی دنیا بدل جائے گی۔

اللہ کریم مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبد الحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں

Click کیجئے



Scan کیجئے



یہ بیان 19 مارچ 2010 کو "ریکسر لائن (پاک کالونی)"، کراچی، پاکستان میں ہوا تھا۔

غوثِ پاک کی کرامات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ... قرآن اور اولیاء کی شان
- ... غوث پاک کا تعارف
- ... کرامات غوث پاک
- ... حضرت عیسیٰ کا بندوں سے مدد مانگنا
- ... غوثِ پاک کی عبادات
- ... ولی سے دشمنی خدا سے جنگ
- ... نیک والدین کی عظیم اولادیں
- ... فرمان اعلیٰ حضرت
- ... دنیا سے بے رغبتی
- ... تھوڑا رزق بڑا فائدہ

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

کعبے کے بدرالدجیٰ، طیبہ کے شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ باعظمت ہے: جو کوئی مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اللہ پاک کی اس پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جو 10 بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو 100 مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہیدوں کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا۔[1]

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور اولیاء کی شان

غوث پاک کے دیوانے ربیع الاخر کو ربیع الغوث کے نام سے جانتے ہیں اور جب یہ

1... معجم اوسط، 5/252، حدیث: 7235۔

مہینہ آتا ہے تو دنیا بھر میں غوث اعظم کے چاہنے والے، اولیائے کرام کے ماننے والے، غوث پاک کا تذکرہ دنیا کے اطراف واکناف میں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اولیائے کرام کا ذکر خیر کیوں نہ کیا جائے کہ قرآن مجید میں اولیائے کرام کی شان میں کئی آیات نازل کی گئی ہیں چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

(پ:11، یونس:62)

ترجمہ کنزُالعِرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اولیائے کرام کی شان بیان کرتے ہوئے رب کریم دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

(پ:3، ال عمران:73)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے حبیب! تم فرما دو کہ فضل تو یقیناً اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے

ولی سے دشمنی خدا سے جنگ

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: مَنْ عَادَی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ[1] جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ یعنی جو کوئی اولیائے کرام سے دشمنی رکھے، اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں برا گمان رکھے، ان سے عدوات رکھے، دشمنی کا ارادہ کرے تو اللہ پاک فرماتا ہے: **میں ان سے اعلان جنگ کرتا ہوں**۔ یہ اللہ پاک کی اپنے اولیائے کرام سے

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، 4/248، حدیث:6502۔

محبت ہے، اگر آج کسی کے دوست کو ستایا جاتا ہے تو دوسرا دوست اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے کہ میرے دوست کو مت ستانا، اسے برا بھلا مت کہنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو اللہ پاک کے ولیوں کو برا بھلا کہتا ہے تو اللہ پاک اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہے اور جس سے رب جنگ فرمائے تو وہ کیسے فلاح و کامیابی پا سکتا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں ہونی چاہئے کہ جو رب کے دوست اور پیارے ہیں وہ ہمارے سر کے تاج ہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں:

ہم کو اے عطار سارے اولیا سے پیار ہے
اِنْ شَآءَاللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

اولیائے کرام کا مقام و مرتبہ

رب کریم کی بارگاہ میں اولیائے کرام بہت بڑے مقام و مرتبہ کے مالک ہیں اور اللہ پاک ان پر اپنا انعام و اکرام اور فضل فرماتا ہے چنانچہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

میرے کسی بندے کا فرض عبادتوں کے مقابلے میں دوسری عبادتوں کے ذریعے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں اور میرا بندہ (فرض عبادات کی ادائیگی کے ساتھ) نَوافل کے ذریعے مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے، حتّٰی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا

ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب بندہ رب کا قرب حاصل کرلیتا ہے تو پھر رب کا نور اس ولی کی آنکھوں میں آجاتا ہے پھر وہ نورِ الٰہی سے دیکھتا ہے، اب ولی قریب رہنے والوں کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور دور بسنے والے غلاموں کو بھی ملاحظہ فرمالیتے ہیں، رب کا نور ان کے کانوں میں اترتا ہے تو پھر وہ قریب رہنے والوں کی بھی پکار سنتے ہیں اور ہزاروں میل دور سے فریاد کو سماعت کرتے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے میں ولیوں کے پاؤں بن جاتا ہوں پھر جب اولیائے کرام اپنا ایک قدم اٹھاتے ہیں تو ہزاروں میل کا فاصلہ پلک جھپکنے میں طے کر جاتے ہیں۔

ہم ہیں گیارہویں والے

ربیع الآخر کا مہینہ ہمیں پیرانِ پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربانی، محبوبِ سُبحانی، قِندیلِ نورانی حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد دلاتا ہے، اس مبارک مہینے کو غوثِ اعظم سے خاص نسبت ہے، جہاں صالحین کا ذکر ہوتا ہے وہاں اللہ پاک کی نعمتوں کا ظہور ہوتا ہے[2] اللہ کریم سے دعا ہے کہ مولا! تیرے نیک بندوں کا ذکرِ خیر کیا جارہا ہے تو اس ذکر کی برکت سے ہم پر اپنی رحمتوں کی بارش برسادے۔ ان پاک ہستیوں کی برکت سے ہماری مصیبتوں کو دور کردے، ہمیں بیماریوں سے شفا دے، آنے والی بلاؤں کو دور فرما، اولیائے کرام کا فیضان ہم سب کو عطا فرما۔

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، 4/248، حدیث: 6502۔
2... کشف الخفاء، 2/65، رقم: 1770۔

غوث پاک کا تعارف

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک **عبد القادر** ہے۔ آپ کی کنیت **ابو محمد** ہے اور آپ کے بہت سے القابات ہیں جن میں سے **محی الدین**، **محبوب سبحانی**، **غوث الثقلین**، **غوثُ الاعظم** مشہور ہیں۔ آپ 470 ہجری میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے اور 561 میں بغداد شریف ہی میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک بغداد میں مرجع خلائق ہے جو اپنی برکتیں لوٹا رہا ہے۔[1]

غوث کا مطلب

جب بھی غوث اعظم کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو لفظ **غوث** بار بار آتا ہے، ذہن میں سوال تو پیدا ہوتا ہوگا کہ **غوث** کسے کہتے ہیں؟ یاد رکھئے! اولیائے کرام میں بھی بہت سے مرتبے ہوتے ہیں جیسے قطب، ابدال، اوتاد وغیرہ۔ اسی طرح ولایت کا ایک درجہ **غوث** بھی ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے **فریاد کو پہنچنے والا** چونکہ حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غریبوں، بے کسوں اور حاجت مندوں کے مددگار ہیں اسی لئے آپ کو **غوثِ اعظم** کے خطاب سے سرفراز کیا گیا اور بعض عقیدت مند آپ کو **پیرانِ پیر دستگیر** کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔

نیک والدین

آپ کے والد "موسیٰ" ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب بہتا ہوا آیا

1... بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ص 171
طبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/178۔

اورآپ نے اسے کھالیا، سیب کھانے کے بعد دل پر خوف خدا کا غلبہ ہوا کہ اگر سیب کا حق نہیں بخشوایا اور اس نے قیامت کے دن مجھے پکڑ لیا تو میں کیا جواب دوں گا؟

غور کیجئے! اُن کا خوفِ خدا کیسا تھا؟ جبکہ ہمارا حال بالکل جدا ہے، ہم صبح سے لے کر شام تک کتنے لوگوں کا حق دبا لیتے ہیں؟ اور ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کو تو ہم کسی خاطر میں ہی نہیں لاتے جبکہ غوث پاک کے والد ایک سیب کی وجہ سے پریشان ہوگئے تھے اور جب دل میں خیال آیا تو سیب کا حق معاف کروانے کے لئے مالک کی تلاش میں نکل گئے۔

دریا کے کِنارے کِنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد آپ ایک باغ میں پہنچے، جہاں سیب کے درخت لگے تھے، دل میں خیال آیا کہ یہیں سے وہ سیب دریا میں میں گرا ہوگا اور مجھ تک پہنچا، آپ نے باغ کے مالک سے کہا: حضور مجھے معاف کر دیجئے، میں بہت دور سے آیا ہوں، آپ کے باغ کا ایک سیب کھالیا، اس باغ کے مالک اپنے زمانے کے مشہور عابد و زاہد اور ولایت کے مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا وہ جان گئے یہ نوجوان اللہ پاک کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے جبھی تو اتنا لمبا سفر کرکے اپنا حق معاف کروانے کے لئے یہاں تک آیا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا: ایسے معاف نہیں کروں گا، 12 سال تک ہماری خدمت میں رہو گے پھر معاف کرنے کے بارے میں سوچوں گا۔

ذرا سوچئے تو سہی! ایک سیب کا حق معاف کرنے کی یہ شرط لگائی جارہی ہے مگر وہ نوجوان خوف خدا والا تھا اس نے یہ شرط منظور کرلی۔

جب 12 سال پورے ہوگئے تو آپ نے فرمایا: اب مجھے معاف کر دیجئے، باغ کے

مالک نے کہا: ابھی میری ایک شرط باقی ہے تمہیں میری بیٹی سے شادی کرنا ہو گی اور سنو اس میں 4 عیب ہیں: (1) **آنکھوں سے اندھی ہے** (2) **کانوں سے بہری ہے** (3) **ہاتھوں سے معذور ہے** (4) **پاؤں سے لنگڑی ہے**۔ تمہیں اس سے نکاح کرنا ہو گا پھر میں تمہیں اپنا حق معاف کر دوں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! شاید ایک نوجوان کی زندگی کی سب سے بڑی تمنا یہی ہوتی ہے کہ میری شادی خوبصورت، خوب سیرت اور ایک اچھے خاندان کی لڑکی سے ہو جائے مگر غوث پاک کے والد اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ کرنے جا رہے ہیں اور صرف ایک سیب کا حق معاف کروانے کی خاطر گونگی، بہری، لنگڑی اور لولی سے شادی کا فیصلہ کر لیا، صرف یہی سوچا کہ رب راضی ہو جائے گا، اگر سیب کا حق معاف نہیں کروایا تو قیامت کے دن کیا جواب دوں گا؟ بس یہی سوچ کر ایسی لڑکی سے شادی کر لی۔

غوث اعظم کے والد جب اپنی دلہن کے پاس پہنچے تو حیران و پریشان ہو گئے، آپ کی زوجہ محترمہ کے تمام اعضا سلامت ہیں، یہ منظر دیکھ کر آپ واپس ہو گئے اور کہا: آپ نے تو کہا کہ میری بیٹی لولی لنگڑی ہے مگر وہ تو بالکل صحیح سلامت اور ٹھیک ٹھاک ہے، بزرگ مسکرانے لگے اور فرمایا: بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اس میں موجود ہیں، **وہ آنکھوں سے اندھی ہے** اس سے میری مراد یہ تھی کہ **نامحرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں، کانوں سے بہری ہے** اس سے میری مراد یہ تھی کہ **ناحق بات سُننے کے لئے اس کے کان بہرے ہیں، ہاتھوں سے معذور ہے** اس سے میری مراد یہ تھی کہ **غیر مردوں کو چھونے کے لئے اس کے ہاتھ معذور**

ہیں اور پاؤں سے معذور ہے اس سے میری مراد یہ تھی کہ خدا کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کے لئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں جاؤ وہ تمہاری ہی زوجہ ہے اپنی زندگی خوش وخرم طریقے سے گزارو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دونوں میاں بیوی انتہائی نیک اور پارسا تھے، لڑکی ایسی تھی کہ جس نے کبھی حرام نہیں دیکھا، حرام نہیں بولا، حرام نہیں سنا۔ اپنے پیروں کو حرام کام کی طرف نہیں بڑھایا۔ **اللہ اکبر!** جب ایسا نوجوان اور ایسی لڑکی کی شادی ہوئی تو اللہ پاک نے انہیں مبارک اولاد سے نوازا، جو پیروں کے پیر، پیر دستگیر اور غوث اعظم کے نام سے مشہور ہوئے۔

نیک والدین کی عظیم اولادیں

آج کل والدین اپنی اولاد کی طرف سے پریشان دکھائی دیتے نظر آتے ہیں اور اکثر و بیشتر ایسے جملے کہتے سنائی دیتے ہیں:

میری اولاد نیک نہیں بن رہی، میری اولاد فرمانبردار نہیں ہے، میری اولاد میری بات نہیں مانتی، میں نیکی کے راستے کی طرف لگانا چاہتا ہوں مگر نیکی کے راستے کی طرف نہیں آتے۔ خود سے سوال کیجئے کہ میرے اعمال کیسے ہیں؟ جب والدین کے اعمال نیک ہوتے ہیں تو پھر اولاد بھی **غوث اعظم** جیسی پیدا ہوتی ہے، جس گھر میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کی شمع فروزاں ہو، ماں باپ عبادت گزار ہوں تو اولاد بھی **داتا گنج بخش** جیسی پیدا ہوتی ہے، جس گھر میں ماں باپ سنتوں کے پابند ہوں، عشق رسول کے تذکرے ہوں،

1... سیرتِ غوث اعظم، ص26۔

تلاوت قرآن اور سنت رسول کی ادائیگی کی جاتی ہو اسی گھر میں **بابا فرید** جیسی اولاد پیدا ہوتی ہے، جس گھر میں علم دین کی شمع روشن ہو، فتاویٰ، قال اللہُ اور قال رسولُ اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہوں ،وہیں **اعلیٰ حضرت** جیسی اولاد پیدا ہوتی ہے اور جس کے گھر کے اندر صبح وشام پیارے نبی کے گیت گائے جاتے ہوں، سنتوں پر عمل کیا جاتا ہو، پردے کی پردہ داری کا اہتمام کیا جاتا ہوں اسی گھر میں **امیر اہلسنّت** جیسی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سچ میں چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد اولاد نیک بن جائے تو پھر اپنے اندر تبدیلی لائیے، سنتوں کو اپنائیے، نیک ماحول سے وابستہ ہو جائیے، جب ہمارے اندر نیکی کا جذبہ بیدار ہو گا تو ان شاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا کہ ہماری اولاد بھی نیک بن جائے گی، آپ خود اپنی اولاد کو تبدیل ہوتا ہوا پائیں گے۔

ولادت سے پہلے خوشخبری

غوث اعظم کی ولادت پہلے آپ کی بشارتیں دی جانے لگیں، آپ کے والد ماجد نے ولادت کی رات دیکھا کہ سرورِ کائنات، باعثِ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ ان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں اور حضور نے ارشاد فرمایا:

یَااَبَاصَالِح اَعْطَاكَ اللّٰهُ اِبْنًاوَهُوَوَلِیٌّ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَیَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَآءِ وَالْاَقْطَابِ كَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ [1] یعنی اے ابو صالح! اللہ پاک نے تم کو ایسا بیٹا عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اَقطاب میں ویسی شان ہو گی جیسی انبیاء اور

1... سیرتِ غوث الثقلین، ص55۔

مرسلین میں میری شان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ولادت سے پہلے مژدہ سنادیا گیا کہ عظیم رتبے کا مالک ولی اللہ آنے والا ہے، ہمارے غوث اعظم ایسی شان کے مالک ہیں کہ آج بھی کسی کو ولایت کا درجہ ملتا ہے تو غوثِ پاک کے در سے ملتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک کی شان میں فرماتے ہیں:

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا | اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

یعنی غوث پاک کی شان ایسی ہے کہ اولیائے کرام آپ کے مبارک تلوے کو اپنی آنکھوں پر ملنا بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔

11 سو لڑکے اور تاج ولایت

غوثِ اعظم رمضان شریف کے مہینے میں پیر کے دن پیدا ہوئے، آپ کی ولادت صبح صادق کے وقت ہوئی، اس وقت ہونٹ آہستہ آہستہ ہل رہے تھے اور پیدائش کے فوراً بعد آپ کی مبارک زبان پر "**اللہ، اللہ**" جاری تھا[1] جس دن غوث پاک پیدا ہوئے اس دن جیلان میں 11 سو بچے پیدا ہوئے، وہ سب لڑکے تھے، اللہ پاک نے غوثِ پاک کی ولادت کی برکت سے ان 11 سو بچوں کو ولایت کا مرتبہ عطا فرمادیا۔[2]

پیدا ہوتے ہی روزہ رکھا

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 1 رمضان کو پیدا ہوئے، بچے کی پیدائش کے

1... الحقائق فی الحدائق، ص139۔
2... تفریح الخاطر، ص15۔

بعد عام طور پر یہی کوشش کی جاتی ہے کہ ماں کا دودھ پلا دیا جائے، غوث پاک کو بھی ماں کا دودھ پلانے کی کوشش کی گئی مگر آپ نے ماں کا دودھ نہیں پیا، صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہوگئی، جیسے ہی سورج غروب ہوا آپ نے والدہ ماجدہ کا دودھ نوش فرمایا۔ دوسرا دن آیا پھر آپ نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا جب افطار کا وقت ہوتا اس وقت دودھ پیتے۔ پورا رمضان غوث پاک کا یہ معمول رہا کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ماں کا دودھ نہیں پیتے تھے۔[1] گویا پیدا ہوتے ہی غوث پاک نے رمضان کے روزے رکھے۔

چھوڑا ہے ماں کا دودھ بھی ماہ صیام میں | اس مرد باصفا کو ہمارا سلام ہو
سلطان اولیا کو ہمارا سلام ہو | جیلاں کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

18 پاروں کے حافظ

جب غوث اعظم 5 سال کے ہوئے تو مدرسہ بھیجا گیا، قاری صاحب نے آپ سے کہا: بِسْمِ اللّٰہِ پڑھئے، آپ نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی اور سورہ فاتحہ سنادی پھر پہلا پارہ الٓمّٓ سنادیا اس کے بعد دوسرا پارہ سَیَقُوْلُ سنادیا تیسرا پارہ تِلْكَ الرُّسُلُ شروع کیا اس کے بعد چوتھا پارہ لَنْ تَنَالُوا پڑھا حتی کہ آپ نے پورے 18 پارے سنادیئے۔ قاری صاحب نے کہا: بیٹا اور پڑھو، غوث پاک نے فرمایا: مجھے 18 پارے ہی یاد ہیں، قاری صاحب نے کہا: پہلی بار مدرسہ آئے ہو، پانچ سال کی عمر ہے یہ قرآن شریف کہاں سے یاد کیا؟ فرماتے

1... بَہجۃ الاسرار، ص172۔

ہیں: جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو میری ماں کو 18 پارے یاد تھے، جب میری والدہ ان پاروں کو دہراتی تھیں تو میں نے یہ پارے ماں کے پیٹ میں یاد کر لئے تھے۔[1]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا | اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

ثبوتِ کرامات اور قرآنی آیات

اولیائے کرام کی کرامات حق ہیں، ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ ولیوں کی کرامت کہاں سے ثابت ہے؟ شاید کوئی یہ کہہ دے اولیائے کرم کی تو کرامت ہی نہیں ہوتی تو ایسوں کے لئے عرض ہے کہ قرآن کریم کا بغور مطالعہ کیجئے کیونکہ قرآن مجید میں کئی کرامات ذکر کی گئی ہیں، مثال کے طَور پر اَصحابِ کہف کا 300 سال تک بغیر کھائے زندہ رہنا، حضرت آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تختِ بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کو بے موسم کے پھل ملنا۔ یہ تمام کرامات قرآنِ مجید کی آیات میں موجود ہیں چنانچہ

تختِ بلقیس

ملکہ بلقیس کا ایک تخت تھا، انہوں نے وہ 7 محلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں رکھا، ساتوں کے 7 دروازوں پر تالے لگوادیئے۔ ملکہ اسلام قبول کرنے کی غرض سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف آرہی تھی، جب فاصلہ کم رہ گیا تو حضرت سلیمان نے اپنے درباریوں سے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت یہاں لے آئے؟ ایک جِنّ نے کہا: میں دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے حاضِر کر دوں گا۔ آپ نے فرمایا: میں اس سے بھی

1... الحقائق فی الحدائق، ص140۔

جلدی چاہتا ہوں تو حضرت آصف بن برخیا رحمۃُ اللہ علیہ نے عرض کی:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ (پ:19، نمل:40)

ترجمہ کنزُالعِرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آنکھ جھپکا کر دیکھا تو تخت آ چکا تھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے وَلِیُّ اللہ کی کرامت!!! میلوں دُور کا فاصلہ!!! کئی کلو وزنی تخت!!! حضرت آصَف بن برخیا نے پلک جھپکنے کی دَیر میں تخت حاضِر کر دیا۔

سوکھا تنا پھلدار ہو گیا

حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کی کرامت بھی قرآن میں ذکر کی گئی ہے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا وقت قریب آیا تو حضرت مریم بالکل اکیلی تھیں، آپ کو کچھ کھانے کی ضرورت محسوس ہوئی، آپ کے قریب ایک سوکھا ہوا کھجور کا تنا تھا، اس پر پتے بھی نہیں تھے، خالی تنا ہی باقی تھا، حضرت مریم کو حکم ہوا:

وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا (پ:16، مریم:25)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اَولیائے کرام کا ہاتھ لگنے کی برکت سے خشک تنے ہرے ہو جاتے ہیں، باغ کھلتے ہیں، پھل پُھول لگتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی برکت سے خشک سالی ختم ہوتی ہے۔ اس کرامت کا ذکر بھی قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔

1... صراط الجنان، 7/200۔

کرامت کی تعریف

کرامت کا مطلب ہے: وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہونے والا ایسا کام جو عادۃً مُحال ہو یعنی ظاہِری اَسباب کے ذریعے اس کا ظاہِر ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے بے موسم کا پھل ملنا، سوکھے تنے سے پکی ہوئی کھجوریں ملنا، پلک جھپکنے میں کئی میل دور، وزنی تخت حاضر کرنا یہ سب کرامات کی مثالیں ہیں۔ حدیث قدسی میں بھی ہے کہ **جب اللہ کسی کو اپنا ولی بنالیتا ہے تو رب اس کی آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں بن جاتا ہے۔**[1] علماء فرماتے ہیں: جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص طاقتیں اس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کر لیتا ہے جنہیں عقل سمجھ نہیں پاتی۔[2]

ولیوں کو عطا کردہ خاص طاقت

اَوْلیائے کرام کے مُبارَک اعضا میں اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص طاقت کیسے رکھ دی جاتی ہے؟ اور وہ کیسے کام کرتی ہے؟ اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھئے: لوہا جَلاتا نہیں ہے، بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کا رنگ کالا ہوتا ہے لیکن چند منٹ کے لئے اگر لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ دیا جائے تو آگ اس لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ دیدیتی ہے، لوہا آگ کی طرح سرخ اور گرم ہو جاتا ہے، اب اگرچہ لوہا وہی ہے مگر اس کے کام بدل گئے، پہلے یہ ٹھنڈا تھا، جَلاتا نہیں تھا، اب اس میں بھی تپش آگئی، یہ بھی جلانے لگے گا۔

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، 4/248، حدیث: 6502۔
2... مراۃ المناجیح، 3/309۔

پیارے اسلامی بھائیو! تھوڑا سا غور کیجئے! اب لوہا کام اگرچہ وہی کر رہا ہے، جو آگ کرتی ہے مگر کوئی بھی عقلمند یہ نہیں کہے گا کہ لوہا آگ بن گیا ہے یا آگ لوہا بن گئی ہے۔ یہ صِرف سمجھانے کی ایک مثال ہے، اسی سے اَوْلیائے کرام کی شان سمجھ لیجئے کہ اَوْلیائے کرم جب اللہ پاک کی کامِل فرمانبرداری کرتے ہیں، خُود کو اللہ پاک کی رضا میں فنا کر دیتے ہیں، دِن رات اللہ پاک کی محبّت میں گزارتے ہیں تو اب اللہ پاک اپنے کرم و فضل سے اپنے محبوب بندوں کو اپنی قدرت و طاقت کا ایسا جلوہ عطا فرماتا ہے کہ ان بندوں کی قدرت و طاقت دیکھ کر خُدا کی قدرت یاد آجاتی ہے لیکن اس مقام میں بھی **بندہ بندہ ہے اور اللہ اللہ ہے۔**

رب دینے والا ولی لینے والا

علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی فرماتے ہیں: جب آگ میں یہ قدرت ہے کہ وہ چند منٹوں میں لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر سکتی ہے تو کیا رَبِّ کائنات اپنے محبوب بندوں کو اپنی قُدرت کا مظہر نہیں بنا سکتا...؟؟ بالکل بنا سکتا ہے[1] اللہ پاک بڑی قُدرتوں والا ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کی عطاؤں کا کوئی شُمار نہیں ہے، وہ خُود فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا (پ:15، بنی اسرائیل:20)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ولیوں کی کرامات سننے سنانے سے دِلوں میں ان کی محبّت بڑھتی ہے اور اس پاکیزہ ایمانی محبّت کی برکت سے قبر میں، حشر میں، قیامت کے دِن امن ملتا اور دِل میں ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اَوْلیائے کرام کے ساتھ گہری محبّت بھی

1...اعظمی کی تقریریں، ص145۔

کیا کریں، ان کی سیرت بھی پڑھتے رہا کریں، ان کی کرامات، ان کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر، سُن کر ایمان تازہ کرتے رہا کریں۔

چھینک کا جواب

غوثِ اعظم ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے، والدہ کے پیٹ میں ہی تھے، جب والدہ ماجدہ کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لله کہتی تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُكِ الله کہتے تھے۔[1]

پیدائشی ولی

غوثِ پاک عظیم الشان کے مالک ہیں، بچپن میں عام طور پر بچے کھیلتے ہیں، غوثِ پاک جب کھیلنے کے ارادے سے بچوں کی طرف گئے تو غیب سے آواز آئی: اے عبد القادر! ہم نے تجھے کھیلنے کے لئے پیدا نہیں کیا[2] جب آپ مدرسے جاتے تو غیب سے آواز آتی: **اللہ کے ولی کو جگہ دو۔**[3]

12 سال کی ڈوبی بارات

غوث پاک سے منسوب ایک مشہور و معروف کرامت یہ بھی ہے: ایک بار غوث اعظم دریا کے کنارے کھڑے تھے، دیکھا ایک بڑھیا زار و قطار رو رہی ہے، آپ نے جب اس بڑھیا کو روتے ہوئے دیکھا تو آپ کا دل بھر آیا۔ آپ نے ایک مرید سے پوچھا کہ کیا ماجرہ ہے یہ بڑھیا کیوں رو رہی ہے؟ تو مرید نے عرض کی: حضور! معاملہ یہ ہے کہ اس

1...الحقائق فی الحدائق، ص139۔
2...الحقائق فی الحدائق، ص140۔
3...بَہجۃ الاسرار، ص48۔

90 سالہ بڑھیا کا ایک ہی بیٹا تھا، بڑی امیدوں کے ساتھ اس نے اپنے بیٹے کی شادی کی۔ بیٹا اپنی دلہن اور بارات کو لے کر دریا سے پار آرہا تھا اس دکھیاری ماں کی آنکھوں کے سامنے اچانک پوری کی پوری بارات دولہا دلہن سمیت پانی میں غرق ہوگئی، وہ دن ہے اور آج کا دن ہے یہ بڑھیا روز آتی ہے جبکہ بارات ڈوبے 12 سال گزر چکے ہیں مگر یہ روز آتی ہے روتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے۔

غوث پاک کو اس بڑھیا پر بڑا رحم آیا۔ غوث پاک مستجاب الدعوۃ تھے، آپ دعا فرمائیں تو وہ دعا قبول ہوتی تھی، آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھالئے کچھ دیر گزری تو کوئی چیز ظاہر نہ ہوئی تو آپ نے عرض کی، اے اللہ! یہ تاخیر کس وجہ سے ہو رہی ہے؟ تو رب العالمین کی طرف سے ارشاد ہوا: اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلاف تقدیر و تدبیر نہیں ہے۔ ہم چاہتے تو ایک حکم کُن سے تمام آسمان و زمین پیدا فرمادیتے مگر بتقضائے حکمت 6 دن میں پیدا کیے۔ بارات کو ڈوبے ہوئے 12 سال گزر چکے ہیں اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے اور نہ ہی اس میں کوئی سواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں۔ ریزہ ریزہ کو اجزائے جسم میں اکٹھا کر کے دوبارہ زندگی کے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔ اب ان کی آمد کا وقت ہے۔

ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا ایک دم وہ کشتی ظاہر ہوئی جو 12 سال پہلے بارات کے ساتھ دریا میں غرق ہو چکی تھی چند لمحوں بعد پوری بارات دولہا دلہن سمیت کنارے پر آگئی۔ تمام باراتی سرکار بغداد سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے، اس کرامت کو سن کر بے شمار کفّار نے آآکر غوث اعظم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔[1]

1... سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار۔

نکالا تھا پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو | اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم

اپنے لیے بھی دعا کر لیجیے:

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے | تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ اعلیٰ حضرت

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت اس قدر مشہور ہے اور اتنی بیان کی گئی ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود برصغیر پاک و ہند کے گوشے گوشے میں اس کی گونج سنائی دیتی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے اس واقعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ (یہ روایت) نظر سے نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اس میں کوئی امر خلافِ شرع نہیں، اس کا انکار نہ کیا جائے۔[1]

زندگی اور موت کا مالک

اعتراض: شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو جائے کہ **مردے زندہ کرنا** تو رب کی شان ہے اور غوث اعظم کی بھی کرامت بیان کر دی کہ انہوں نے 12 سال پرانی ڈوبی کشتی کو تر ا دیا۔

جواب: یہ حقیقت ہے کہ موت و حیات رب کے اختیار میں ہے لیکن اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بخشے تو یہ اللہ پاک کے لئے کوئی مشکل بات نہیں

1... فتاوی رضویہ، 29/629۔

ہے اور اس کی عطا سے اگر ہم کسی کے لئے یہ مان لیں کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو ایسا مان لینے سے **ہمارے ایمان پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔**

اگر کوئی شیطان کے وسوسوں میں آکر ذہن میں یہ بٹھالے کہ رب نے کسی کو مردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو ایسی سوچ اسلام اور قرآنی آیات کے خلاف ہے چنانچہ پرندوں کو پیدا کرنا، مادر زاد اندھوں کو آنکھیں دینا، کوڑھیوں کو شفایاب کرنا، مردوں کو زندہ کرنا اللہ پاک کا کام ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کاموں کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا:

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ:3، ال عمران:49)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ غوث پاک ہوں یا دیگر اولیائے کرام ان کی تمام کرامات رب کی عطا اور اس کی اجازت سے ہوتی ہیں۔ امید ہے کہ اب یہ وسوسہ ختم ہو گیا ہو گا۔

غیر اللہ سے مدد کیوں؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے اب شیطان کسی کو وسوسہ دلائے کہ جب اللہ مدد کرنے پر قادر ہے تو بندوں سے مدد کیوں مانگیں؟ شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنے رسالہ **جنات کا بادشاہ** صفحہ 13 پر اس وسوسے کا جواب ارشاد فرماتے ہیں: یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا، بلکہ قرآنِ کریم میں

جگہ بہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت مَرحمت فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادرِ مُطلَق ہونے کے باوُجود بذاتِ خود اپنے بندوں سے دینِ حق کی مدد کیلئے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچِہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ (پ:26، محمد:7)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

حضرت عیسیٰ کا غیراللہ سے مدد مانگنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے نبی ہیں قرآن مجید میں آپ کا یہ ارشاد موجود ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (پ:28، الصف:14)	ترجمہ کنزُالعِرفان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔

حضرت موسیٰ کا غیراللہ سے مدد مانگنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب تبلیغ کے لئے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو آپ نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی۔

وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْۙ(۲۹) هٰرُوْنَ اَخِی ۙ(۳۰) اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ (پ:16، طٰہٰ:29-31)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ میرے بھائی ہارون کو۔ اس کے ذریعے میری کمر

مضبوط فرما۔

پیارے اسلامی بھائیو! انصار اور مہاجر یہ صحابہ کرام کی دو قسم ہے کبھی **انصار** کے مطلب پر غور کیا ہے؟ انصار کا مطلب ہی "**مدد کرنے والا**" ہوتا ہے، امید کی جاتی ہے کہ بات سمجھ میں آگئی ہو کہ اللہ پاک نے بندوں سے مدد مانگنا خود قرآن میں اجازت دی ہے اور یہ مدد انبیائے کرام نے بھی مانگی ہے۔

شیطان کا نیا وسوسہ

ممکن ہے شیطان اب یہ وسوسہ ڈالے کہ زندوں سے مدد مانگنی درست ہے مگر جو دنیا سے چلے گئے ان سے مدد نہیں مانگنی چاہئے۔ یہ آیت کریمہ غور سے پڑھئے اور اس کے مضمون کو سمجھنے کی کوشش کیجئے ان شاء اللہ اس شیطانی وسوسے کی بھی جڑ سے کاٹ ہو جائے گی۔ چُنانچِہ قرآن مجید و فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (پ:2، بقرہ:154)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔

جب شُہَداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو اَنبیائے کرام علیہم السلام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ و شان میں بالِاتِفاق اعلیٰ اور برتر ہیں ان کے زندہ ہونے میں کیوں کر شُبہ کیا جاسکتا ہے؟ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حیاتِ اَنبیاء کے بارے میں ایک رِسالہ لکھا ہے اور **دلائل النبوۃ** میں فرماتے ہیں: اَنبیائے کرام شُہَداء کی طرح اپنے ربّ کے پاس زِندہ ہیں۔[1]

1... الحاوی للفتاوی، 2/263
دلائل النبوۃ، 2/388

معلوم ہوا کہ جب ہم انبیا واولیاء سے مدد مانگتے ہیں تو مُردوں سے نہیں بلکہ زندوں سے مدد مانگتے ہیں کیونکہ یہ حضرات اپنی قبروں میں حیات ہیں اور ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ پاک کی مرضی کے بغیر کوئی نبی یا ولی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا نہ ہی کسی کی مدد کر سکتا ہے۔

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے آقا و مولی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مدد مانگی چنانچہ آپ اپنے قصیدۂ نعمان میں عرض کرتے ہیں:

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى
جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكَ
اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ
لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

یعنی اے جنّ وانس سے بہتر اور نعمتِ الٰہی کے خزانے! اللہ پاک نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اُس میں سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور رب کریم نے آپ کو جو راضی کیا ہے آپ مجھے بھی راضی فرمایئے۔ میں آپ کی سخاوت کا امیدوار ہوں، آپ کے سوا ابو حنیفہ کا مخلوق میں کوئی نہیں۔

امام بوصیری کو کون نہیں جانتا ہے، قصیدہ بردہ ہم جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں، امام بوصیری سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

یَـااَکْـرَمَ الْخَـلْـقِ مَـا لِیْ مَـنْ اَلُـوْذُ بِـہٖ
سِـوَاکَ عِـنْـدَ حُـلُـوْلِ الْحَـادِثِ الْـعَـمَـمِ

یعنی اے تمام مخلوق سے بہتر، میرا آپ کے سوا کوئی نہیں جس کی مصیبت کے وقت میں پناہ لوں۔

معلوم ہوا کہ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار میں فریاد کرنا، مدد مانگنا نیز اولیائے کرام کی شان وعظمت بیان کرنا، ان سے وسیلہ مانگنا یہ اللہ والوں کا طریقہ اور عین قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

غوثِ پاک کی سیرت سے متعلق چند باتیں پڑھیں، چند صفحات کو پڑھنے کے بعد اپنی زندگی میں تبدیلی لانے کی کوشش کیجئے چونکہ ہم غوث اعظم کے چاہنے اور ماننے والے ہیں لہٰذا ان کی تعلیمات کو اپنانا چاہئے، غوث پاک فرماتے ہیں:

میں نے دنیا کی محبت سے نَجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جَتَن کیے، میں گُمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخِل ہو جاتا۔ دنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اللہ پاک کی توفیق سے میں اس کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا۔[1]

آپ مزید فرماتے ہیں:

1... بَہجۃُ الاسرار، ص165۔
دلائل النبوۃ، 2/388۔

میں مُدّتوں ”مدائن“ کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صِرف پانی پر گزارا کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پیئے فاقے سے گزارتا۔[1]

غوث پاک کی عبادات

غوثِ پاک، پیرانِ پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربانی، محبوبِ سُبحانی تحدیثِ نعمت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! میں 25 سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور 40 سال تک عشاء کی نَماز کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ 15 سال تک روزانہ بعد نماز عشاء نوافل میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتا رہا۔ ابتِداء میں اپنے بدن پر رسی باندھ کر اس کا دوسرا سِرا دیوار میں گڑی ہوئی کھُونٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غَلَبہ ہو تو اس کے جھٹکے سے آنکھ کھل جائے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم غوث اعظم کو تو مانتے ہیں مگر آپ کی سیرت پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ غوث پاک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائیں اور ان کا مرید نہ عشاء

1...بَہجۃ الاسرار، ص165۔
2...بَہجۃ الاسرار، ص118۔

پڑھے اور نہ فجر ادا کرے، غوث پاک 15 سال تک روزانہ نفل میں ایک قرآن پاک ختم فرمائیں مگر ان کے مرید کو قرآن ہی پڑھنا نہ آئے، غوث اعظم ساری ساری رات جاگ کر عبادت کریں اور ان غلام کہلانے والا گناہوں میں زندگی گزارے، غوث پاک تو پورا سال فاقہ کریں اور خدا کا شکر بجالائیں ہم پورا سال کھائیں پئیں پھر بھی رب کا شکر ادا نہ کریں۔ تھوڑی سی مشکل پریشانی آجائے تو زبان پر شکوہ لے آئیں، تنگ دستی کا رونا شروع کردیں، تنگ دستی کے وقت بھی رب سے راضی ہوجائیں، جو تنگ دستی میں رب سے راضی رہتا ہے اس کے لئے بشارت ہے چنانچہ

تھوڑا رزق بڑا فائدہ

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ یعنی جو اللہ پاک سے تھوڑے رزق پر سے راضی رہے اللہ پاک بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوجاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بارے میں غور وفکر کرنا چاہئے کہ ہمارے عمل بہت تھوڑے ہیں بلکہ تھوڑے تو کیا عمل ہی نہیں ہیں، نامۂ اعمال میں صرف گناہ ہی گناہ ہیں، اب اگر مجھ پر تنگی آجاتی ہے، مشکل یا کوئی پریشانی آجاتی ہے، ایسے وقت میں رب کی بارگاہ میں فریاد کرنی چاہئے، اے مولیٰ! تو میرے گناہوں کو معاف کردے، میرے ٹوٹے پھوٹے اعمال کو قبول کرلے مگر یہاں معاملہ ہی الٹا ہے آزمائش آتی ہے تو پورے محلے کو بتانا

1... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الفرج بعد الشدۃ، 2/84، حدیث: 1۔

ضروری ہوتا ہے، دوستوں کو بولا جاتا ہے، ادھر ادھر اطلاع دی جاتی ہے، ایسے موقع پر صبر کرنا چاہئے، رب کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غوث پاک فرائض کی پابندی بھی فرماتے تھے اور نوافل کا بھی اہتمام فرماتے تھے، آج سے پکی نیت کر لیجئے کہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، رمضان کے پورے روزے رکھیں گے، سرکار کی سنتوں پر عمل کریں گے، جو سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دشمن ہیں ان کے طریقوں پر نہیں چلیں گے۔

الحمدللہ! دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں اسی طرح سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، نیکی کی باتیں بتائی جاتی ہیں، غوثِ پاک نے علم دین حاصل کرنے کے لئے بہت سے سفر فرمائے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کر کے غوث پاک کی بارگاہ میں خوب ایصال ثواب کیجئے، گیارہویں شریف منانے کے بہت سے طریقے ہیں، اسی طرح ایصال کرنے کے بھی بہت سے طریقے ہیں تو کیوں نہ ہم یہ طریقہ اپنائیں کہ غوثِ پاک نے علم دین کی خاطر مختلف سفر فرمائے اور آج ہم ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلے میں سفر کریں، کیا عجب ہم پر بارگاہِ غوثیت سے نگاہ کرم ہو جائے۔ اللہ پاک ہم سب کو دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ فرمائے، مدنی قافلوں کا مسافر بنائے، "نیک اعمال" کے رسالے کے مطابق نیکیاں کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا | قدرِ عبدُالقادر قدرت نما کے واسطے

ان شاءاللہ غوث پاک کے گن گاتے رہیں گے، ان کے نقش قدم پر عمل کرتے

رہیں گے تو:

ندا دے گا حشر میں فرشتہ یوں قادریوں کو
کہاں ہیں قادری کرلیں نظارہ غوث اعظم کا

ان شاءاللہ غوث پاک کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے، غوث پاک کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے، امیر اہلسنت کی ہمراہی میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے پیچھے جنت میں داخل ہوں گے۔

خلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے | یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

اللہ پاک ہم سب کو اولیائے کرام کی محبت میں زندہ رکھے، اولیائے کرام کی غلامی میں موت عطا فرمائے اور غوث پاک کے مریدوں میں اٹھنا نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبد الحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں

Click کیجئے



Scan کیجئے



یہ بیان 14 جنوری 2018 کو "حیدر آباد"، پاکستان میں ہوا تھا۔

غوثِ اعظم کی زندگی سے سبق

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...توبہ سے پہلے اور بعد
- ...جیلان اور غوث کا فیضان
- ...اولیاء کی زندگی سے درس
- ...کرنا کیا تھا اور کر کیا رہے ہیں
- ...قرآن نہیں تو ویران مکان
- ...ولی کے صدقے ولایت کی دعا
- ...ایثار اور ہمارا کردار
- ...ہمیں آزمایا جائے گا
- ...بچے کی وفات پر خوشخبری
- ...مسائل کا حل دعوت اسلامی

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درود پاک کی فضیلت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ اس دُرود کو لے کر اوپر جاتا ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے تو اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے اس دُرود کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ یہ دُرود اپنے پڑھنے والے کے لیے اِستغفار کرتا رہے گا اور اس (بندۂ خاص) کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دُرود شریف اپنے پڑھنے والے کے لئے اِستغفار کرتا ہے، ہمیں اور کیا چاہئے؟ ہم درود پڑھیں اور قیامت تک ہمارے لئے اِستغفار اور مغفرت کی دعائیں ہوتی رہیں، سچ میں درود پڑھنا ایک کمال کا وظیفہ ہے مگر ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آج ہمارے پاس فضول باتوں کے لئے وقت ہے، سوشل میڈیا، موبائل فون، دوستوں کے ساتھ گپ شپ کے لئے وقت ہی وقت ہے اگر وقت نہیں ہے تو درود شریف پڑھنے کے لئے نہیں ہے، ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنی زندگی میں درود پاک کو شامل

1... جمع الجوامع، 6/321، حدیث: 19461۔

کرنا چاہئے، میرا مشورہ ہے: درود پاک کی ایک مخصوص تعداد (particular quantity) مقرر کر لیجئے اور اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ میں نے روز اتنا درود پاک پڑھنا ہے، علماء کہتے ہیں: اگر کوئی روزانہ 313 بار درود شریف پڑھ لے تو وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب خود بتایئے 313 بار درود پاک پڑھنے میں کتنا ٹائم لگتا ہے؟ چاہیں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھ لیجئے یا پھر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی پڑھ سکتے ہیں، آپ کے 15 سے 25 منٹ میں 313 بار درود پاک ہو جائیں گے۔ بس! آج سے نیت کر لیجئے کہ روزانہ کم سے کم 313 بار دورد پاک ضرور پڑھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم کی تو کیا بات ہے!!! بریلی کے تاجدار مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جب شانِ غوثِ اعظم بیان کرنا چاہی تو کیا خوب لکھا:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدَم اعلیٰ تیرا

غوثِ پاک کا سر اقدس اور چہرہ مبارک تو بہت ہی اعلی ہے آپ کے قدموں کا یہ کمال ہے:

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

اور جو غوثِ اعظم کے غلام ہیں انہیں خوف اور گھبراہٹ نہیں ہوتی، اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

کیا دَبے جس پہ حِمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا

توبہ سے پہلے اور بعد

اللہ پاک کے بہت سے اولیائے کرام ایسے ہیں جن کی توبہ سے پہلے زندگی کچھ اور تھی اور جب انہوں نے توبہ کی تو اللہ پاک نے انہیں ولایت کا درجہ عطا فرمادیا مثلاً **حضرت فضیل بن عیاض** رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے اور مشہور ولی ہیں مگر آپ توبہ سے پہلے ڈاکو تھے، لوگ آپ سے ڈرتے تھے لیکن جب سچی توبہ کی تو اللہ پاک نے اپنا ولی بنالیا۔ **حضرت حبیب عجمی** رحمۃ اللہ علیہ توبہ سے پہلے سود کا کاروبار کرتے تھے، آپ نے سچے دل سے توبہ کی، اللہ پاک نے اپنا ولی بنالیا۔ **حضرت بشر حافی** رحمۃ اللہ علیہ توبہ سے پہلے شراب نوشی کیا کرتے تھے اور توبہ سے ایک رات پہلے تک شراب خانہ میں موجود تھے پھر آپ نے سچے دل سے توبہ کی اور اللہ پاک نے اپنا ولی بنالیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! رب کی رحمت بہت بڑی ہے، بندہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو سچی توبہ کرے، رب کو صدق دل سے پکارے، وہ کریم رب بندے کے گناہ کو معاف بھی کر دیتا ہے اور انسان کو اپنا دوست بھی بنالیتا ہے، بس! ہمیں رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے، ابھی غوث پاک سے متعلق چند اشعار ذکر کئے گئے، مزید بھی آپ کا مبارک ذکر ہو گا چنانچہ

چور کو قطب بنادیا

مدینہ سے بغداد جاتے ہوئے راستے میں ایک چور دیہاتی بن کر کھڑا تھا، غوثِ پاک نے اس پر نگاہ ڈالی، چور نے اسی وقت توبہ کی، غوث پاک نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی

اور اللہ پاک نے اسے قطب بنا دیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! واقعے سے یہی سیکھنے کو ملتا ہے کہ سچی توبہ بندے کی زندگی پلٹ دیتی ہے، میں گنہگار سہی، بدکار سہی میں کیسا بھی سہی اگر اللہ سے دوستی کرلوں، سچی توبہ کرلوں تو میرے کریم رب کے خزانوں میں کمی نہیں ہے، وہ معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا، بخشنے والا ہے اور وہ کرم کے دریا بہائے تو ولایت بھی عطا فرما دیتا ہے۔

ولی کے صدقے ولایت کی دعا

میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں: جب بھی اولیائے کرام کے مزارات پہ جائیں تو وہاں اللہ پاک سے یہ دعا بھی کیا کریں: **یا اللہ! اِن کے صدقے مجھے بھی اپنا ولی بنالے۔**

خدا کی قسم! میرے رب کے خزانے بہت بڑے ہیں، ہمیں لگتا ہو گا کہ **میں کیسے اللہ کا ولی بن سکتا ہوں؟** یہ سچ ہے کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں مگر میرا رب کریم ہے، وہ چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنے اشعار کے ذریعے ہمیں یہ ترغیب دلاتے ہیں:

تُو اپنی ولایت کی خیرات دے دے | میرے غوث کا واسطہ یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

غوث پاک کا مقام و مرتبہ

غوث کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، غوث پاک دیگر اولیائے کرام کی طرح

1... سیرت غوث الثقلین، ص130۔

نہیں تھے جیسا کہ ابھی چند اولیائے کرام کا ذکر مبارک ہوا کہ وہ توبہ کے بعد ولی بنے تھے لیکن پیرانِ پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی، حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی ہیں بلکہ غوث پاک کا عالم یہ تھا کہ ماں کے پیٹ میں تھے جب والدہ کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہتیں تو غوث پاک ماں کے پیٹ میں جواباً یَرْحَمُکِ اللّٰہُ کہتے تھے۔[1]

غوث پاک 1 رمضان، سحری کے وقت پیدا ہوئے، عام طور پر جب ہمارے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کوشش کی جاتی ہے اسے ماں کا دودھ پلایا جائے، غوث پاک کو بھی دودھ پلانے کی کوشش کی گئی تھی مگر آپ نے دودھ نہیں پیا، صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہوگئی، سب گھر والے پریشان ہوگئے، یہ کیسا بچہ ہے؟ جو صبح سے شام ہوگئی اور ایک قطرہ دودھ کا نہیں پی رہا، جیسے ہی افطار کا وقت ہوا غوث پاک نے ماں کا دودھ پینا شروع کر دیا۔[2]

ممکن ہے پہلے دن سمجھ نہ آئی ہو مگر جب دوسرا دن آیا پھر صبح صادق ہوئی پھر غوث پاک نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور جیسے ہی افطار کا وقت ہوا اُدھر جیلان والوں نے روزہ افطار کیا اور اِدھر غوث پاک نے بھی دودھ پینا شروع کر دیا پھر سمجھ آیا کہ بچے نے تو پہلے دن سے روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری غوث پاک کی شان میں لکھتے ہیں:

غوثِ اعظم مُتّقی ہر آن میں | چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَضان میں

1... الحقائق فی الحدائق، ص139۔
2... بہجۃ الاسرار، ص172۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جس پیرانِ پیر سے ہم محبت کرتے ہیں وہ پیدا ہوتے ہی روزے رکھنا شروع کر دیتے ہیں اور ہم فرض روزے چھوڑ دیں!!! کیا غوث پاک کا چاہنے والا رمضان کے روزے قضا کر سکتا ہے؟ غوث پاک کی سیرت سے کچھ سیکھ لیجئے اور بس آج سے نیت کر لیجئے کہ آئندہ رمضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہو گا بلکہ جو قضا ہو گئے ان کی توبہ بھی کریں گے نیز روزوں کی قضا بھی کریں گے۔

جیلان اور غوث کا فیضان

جس دن غوث پاک پیدا ہوئے، اس دن جیلان میں 1100 بچے پیدا ہوئے، وہ سب لڑکے تھے، اللہ پاک نے غوث اعظم کے صدقے ان سب کو اپنا ولی بنالیا،[1] پیران پیر کی آمد ہوئی تو ولایت بٹنا شروع ہو گئی اور یہ فیضان ایسا جاری ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں: آج بھی دنیا میں اگر کوئی ولی بنتا ہے تو اسے ولایت غوث پاک کے در سے ملتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! رب کریم کی بارگاہ میں غوث پاک کا بہت بلند مقام ہے، دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے تو لوگوں کی مصیبتیں ٹل جاتیں، ہماری مصیبتیں بھی غوث پاک کے صدقے اور وسیلے سے ٹل جاتی ہیں مگر آپ کی زندگی پر غور کیا جائے تو غوث پاک نے بہت ہی مشکلیں اٹھائیں ہیں۔

غوثِ پاک کا صبر

غوث پاک خود فرماتے ہیں: ایک بار بغداد میں قحط ہو گیا، جس کی وجہ سے مجھے بہت

1... تفریح الخاطر، ص15۔

تنگدستی اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ ملا۔ ایک دن بھوک کی شِدّت کی وجہ سے میں دریائے دِجلَہ کی طرف گیا تاکہ وہاں ساگ یا کسی سبزی کے پتّے کھا سکوں، مگر جہاں جاتا وہاں مجھ سے پہلے کئی فقراء موجود ہوتے۔

خود فرماتے ہیں: میں بیابانوں اور جنگل میں وقت گزارتا، بھوک مٹانے کے لئے کبھی کبھی ترکاریاں بھی نہیں ملتی کیونکہ بھوک کے مارے ہوئے دوسرے فقرا کو دیکھتا تھا کہ وہ بھی کوئی گری پڑی چیز اٹھانے آئے ہیں تو میں اپنے بھائیوں پر ایثار کرکے واپس آجاتا تھا،[1] غوث پاک بھوک میں بھی ایثار کردیا کرتے ہیں حتی کہ بھوک کے سبب آپ کی کمزوری حد سے بڑھ گئی تھی۔

غوث پاک مزید فرماتے ہیں: میں نے کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا جس کی وجہ سے نڈھال ہوگیا تھا، میں مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک عجمی[2] نوجوان روٹی اور گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانا کھانے لگا۔ اسے دیکھ کر میری بھوک مزید بڑھ گئی، میری ایسی حالت ہوگئی کہ جب وہ اپنے منہ میں نوالہ ڈالتا ہے تو بے اختیار میرا بھی جی چاہتا کہ میں اپنا منہ کھولوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! کبھی زندگی میں ہم نے ایسی بھوک برداشت کی ہے؟ کیا کبھی ہم نے زمین سے اٹھا کر ٹکڑے کھائے ہیں؟ جبکہ ہم سب کے بڑے پیر نے یہ وقت بھی گزارا ہے۔

غوث پاک فرماتے ہیں: میں نے اپنے نفس کو ڈانٹا، اے نفس! بے صبری مت کر کچھ بھی

1... قلائد الجواہر، ص10۔

2... جو عربی نہ ہو اسے عجمی کہتے ہیں۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

ہو جائے اس نوجوان سے مانگ کر نہیں کھاؤں گا۔

بات بات پر مانگنے والو! ہاتھ پھیلانے والو! یہ ہاتھ پھیلانا، مدد مانگنا، سوال کرنا اللہ پاک کو پسند نہیں ہے، ہر کسی کو سوال کرنے اور مانگنے کی اجازت بھی نہیں ہوتی ہے، ایسا شخص جس کے پاس کھانے کو بالکل بھی نہ ہو، تنگدست ہو جائے وہ مانگے جبکہ یہاں تو ہر دوسرا آدمی مانگ رہا ہے، جب مانگنا ہی ہے تو لوگوں سے کیوں مانگتے ہو؟ اپنے رب سے مانگو، التجا کرنی ہے تو مدینے والے مصطفیٰ سے کیجئے۔

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گئے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

غوث پاک فرماتے ہیں: اچانک وہ نوجوان میری طرف دیکھنے لگا اور کھانا لا کر میرے سامنے رکھ دیا، میں نے کھانے سے انکار کیا اُس نے اِصرار کیا کہ تھوڑا سا کھا لیجئے، میرے نفس نے کھانے پر بہت اُبھارا مگر نے انکار ہی کیا جب نوجوان کا بہت اصرار بڑھا تو میں نے چند نوالے کھائے، نوجوان نے مجھ سے پوچھا آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: میں جیلان کا رہنے والا ہوں، نوجوان نے فوراً کہا: میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں، نوجوان نے جلدی سے کہا: کیا آپ جیلان سے تعلق رکھنے والے عبدُ القادر نامی کسی نوجوان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ میں ہی ہوں۔

یہ سُن کر وہ بے چین ہو گیا اور مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کی والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ آپ کے لئے آٹھ (8) دِینار بھیجے تھے، جب میں بغداد آیا تھا، اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ موجود تھا، لیکن آپ کو تلاش کرتے اتنے دن گُزر گئے کہ

میرے پاس میرا ذاتی خرچ ختم ہو گیا، مجھے فاقہ کرتے ہوئے آج تیسرا دن تھا، مجبور ہو کر آپ کی امانت میں سے کھانا لایا ہوں، حضور اب آپ میرے مہمان نہیں ہیں۔ یہ پیسے بھی آپ کے، یہ کھانا بھی آپ کا بلکہ میں آپ کا مہمان ہوں، حضور معاف بھی کر دیجئے اور آیئے مل کر کھا لیجئے۔ اس نوجوان نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کو بقیہ رقم بھی پیش کی، معافی بھی مانگی۔

حضور غوثِ اعظم فرماتے ہیں: میں نے مانگ کر نہیں کھایا اور جو کھایا وہ بھی میرے ہی پیسوں کا تھا پھر میں نے اس نوجوان کو تسلّی دی اور اس بات پر اپنی رضامندی ظاہر کی، جب ہم کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے بقیہ کھانا اور کچھ مال دے کر اُسے رُخصت کیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا رب کی بارگاہ میں بہت اونچا مقام ہے، دعا کریں تو مصیبتوں کو ٹال دیں، اللہ پاک سے جو مانگیں وہ اپنی رحمت سے آپ کو عطا کرے مگر غوث پاک کی خودداری، آپ کا صبر اور ایثار کی کیفیت سب کے سامنے ہے، آپ گری پڑی چیزیں بھی اس لئے نہیں اٹھاتے تھے کہ دوسرے فقیر اٹھالیں۔ آج ہم قربانی (sacrifice) اور ایثار کی بڑی بڑی باتیں تو کرتے ہیں مگر معلوم بھی ہے ایثار کسے کہتے ہیں؟

ایثار کی تعریف

جس چیز کی خود ضرورت ہو اسی چیز کو اپنے مسلمان بھائی کے لئے قربان کر دینا **ایثار** کہلاتا ہے۔ بندہ دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیدے۔

1... قلائد الجواہر، ص9۔

ایثار اور ہمارا کردار

ہمارا رویہ بالکل جدا ہے، ہم کیا کرتے ہیں؟ گھر میں کھانا بچ گیا، دو تین دن گزر گئے کوئی بھی نہیں کھا رہا، اب فقیر کو دیدو، دعوت میں لاکھوں کا کھانا پکوایا، جب دعوت کا کھانا بچ گیا اب غریب یاد آئے، مدرسہ اور اس میں پڑھنے والے طلبائے کرام یاد آگئے، دعوت سے پہلے وہ غریب اور مدرسہ کے بچے کیوں یاد نہیں آئے؟؟؟ جب کپڑے بودے اور پھٹنے والے ہوگئے تو گھر میں نوکر اور کام کرنے والے کو دے دو، جوتا گھس گھس کر پرانا ہوگیا، تین سے چار بار سِلوا بھی لیا، اب فقیر کو دینا یاد آتا ہے، سردیوں میں پرانا سوئیٹر یا جیکٹ نکالا اس میں سوراخ نظر آیا پھر ہمیں کوئی غریب یاد آجاتا ہے اور وہ پرانا پھٹا سوراخ والا سوئیٹر غریب کو دیدیا جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری سوچ کا عالم تو دیکھئے، جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی باری آتی ہے ہمیں پھٹا پرانا یا پھینکنے والا سامان ہی یاد آتا ہے، ایسے سامان کو پھینکنا بھی نہیں چاہئے اگر کسی غریب کو بھلا ہو تو اسے دیدیجئے مگر ہمارا یہ دینا ایثار نہیں کہلاتا، ایثار کی برکت اور ثواب کا اندازہ ہمیں بالکل بھی نہیں ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اپنی خواہش ترک کر دے اور دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔[1]

راہ خدا میں بہترین مال دیجئے

خدا کی راہ میں دیتے وقت ہماری کیا کیفیت ہوتی ہے؟ جمعہ کے دن مسجد کے ڈبہ یا

1... الکامل فی ضعفاء الرجال، 2/223، رقم: 1289۔

جھولی ہمارے سامنے آئے، ذہن بھی بن گیا کہ چلو آج سخاوت کے دریا بہائیں گے، آج پچاس روپے دیں گے، جیب سے پیسے نکالتے وقت اگر 2 نوٹ 50 کے ہیں ایک نیا اور دوسرا پرانا، اپنے دل سے پوچھئے! مسجد کے ڈبے میں کونسا نوٹ ڈالتے ہیں حالانکہ پرانا نوٹ وہ بھی 50 روپے کا ہے اور نیا نوٹ وہ بھی پچاس روپے کا ہی ہے وہ 51 کا نہیں مگر اللہ کی راہ میں دینا ہے تو پرانا دینا ہے۔

گھر میں دو یا چار بچے ہوں، بڑا بچہ ذہین ہے اسکول کی پڑھائی میں اچھا ہے، ہم کہتے ہیں بہت ذہین بچہ ہے اس کو ڈاکٹر بناؤں گا، دوسرا بچہ گھر کے پرزے وغیرہ ٹھیک کرلیتا ہے وہ بھی ذہین ہے اس کا دماغ پرزوں اور چیزوں کو ٹھیک کرنے میں چلتا ہے اسے انجینئر بناؤں گا، تیسرا بھی پڑھائی میں زبردست ہے اسے اکاؤنٹنٹ بناؤں گا، چوتھا بچہ بہت شرارتی ہے، تنگ کرنے والا ہے، پڑھائی میں بھی دھیان نہیں ہے، اس کے پاؤں میں بھی مسئلہ ہے، چلنے میں بھی دشواری ہے، ہم کہتے ہیں اسے مدرسے میں ڈال دو، اسے مولوی بناؤ۔ خود سوچئے! اللہ کی راہ میں بچہ بھی وہ دینا ہے جو ہمارے کام کا نہیں ہے پھر کہاں سے برکتیں ملیں گی؟

دشمنوں کو موقع مت دیجئے

ہماری سوچ اور عمل کی وجہ سے اسلام دشمنوں کی طرف سے یہ اعتراض ہونے لگ گیا ہے کہ ہمارے علماء مفکر (Intellectual) نہیں ہیں، زمانے سے ہم آہنگ نہیں ہیں، ان کی سوچ و فکر میں پختگی نہیں ہے، ہمیں خود اپنے اوپر غور و فکر کرنا چاہئے کہ ہم نے مدرسے میں کونسا بچہ دیا ہے؟ اگر ہم خاندان کا سب سے ذہین و فطین بچہ دیتے، اور کہتے میں اسے حافظ

قرآن، مفتی اسلام بناؤں گا پھر دیکھئے وہ بچہ دنیا میں جاکر دین کی کیسی خدمت کرتا ہے۔ ہم اللہ کی راہ دیتے بھی تو کمزور چیز ہیں، اپنے رب سے ایسی محبت !!! خدا کے دین کے لئے کمزور بچہ، صدقہ و خیرات کے لئے پھٹا ہوا موزہ، ہم سے آج تک کوئی بھی اپنی فیملی کے لئے بچا ہوا کھانا نہیں لایا ہوگا، پھر اللہ پاک کی راہ میں ایسی چیزیں نکالتے ہیں جبکہ قرآن کہتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (پ:4، ال عمران:92)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تم ہر گز بھلائی کو نہیں پا سکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

میرا بھلا سب کا بُرا

ہم بہترین چیز ہی تو خرچ نہیں کرتے ہیں پیرانِ پیر کی سیرت میں ہے: **بھوک سے برا حال تھا، ٹکڑے اٹھاتے ہوئے بھی سوچ رہے ہیں کہ کسی کا بھلا ہو جائے**، آج ہماری یہ سوچ بن چکی ہے کہ میرا بھلا ہونا چاہئے چاہے کسی کا بیڑا غرق ہوتا ہو تو ہو جائے، حالانکہ ہم اولیائے کرام کے ماننے والے ہیں، ان کے دل بڑے ہوتے تھے، یہ درگزر کرنے والے ہوتے تھے، یہ ایثار کرنے والے ہوتے تھے، یہ اللہ کے بندوں کا اچھا سوچنے والے ہوتے تھے، یہ بزرگ ہستیاں مزاروں میں رہتے ہوئے بھی فیض لُٹا رہے ہیں۔ جبکہ ہمارا یہ ذہن بن چکا ہے بس میرا کام ہونا چاہئے کسی اور کی بات نہیں کرو، آج اتنا خود غرضی والا ذہن بن چکا ہے، گاڑی پارک کرتے وقت بھی یہ ذہن ہوگا میری گاڑی لگ جائے چاہے دو کی گاڑیاں رک جائیں، ایسا مت کیجئے، **ہمیں اسلام بھلائی کا درس دیتا ہے**۔ بس یہ نیت کر لیجئے:

سب کا بھلا سب کی خیر سب کے بھلے میں ہماری خیر

اولیاء کی زندگی سے درس

اولیائے کرام کی زندگیاں ایثار اور خیر خواہی کا درس دیتی ہیں، اگر ہم دوسروں کا بھلا سوچنے والے بن جائیں گے تو اللہ ہمارے کام سیدھے کر دے گا، ہماری مشکلیں آسان ہونا شروع ہو جائیں گی، غوث پاک کے واقعے سے ایک بات یہ بھی سیکھنے کو ملتی ہے کہ غوث پاک میں صبر کتنا تھا، کئی کئی دن فاقے میں گزرے مگر اُس مرد قلندر کی زبان پر شکوہ نہیں تھا۔

زباں پر شکوۂ رنج و علم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم چھوٹی چھوٹی بات پر گھبرا جاتے ہیں، شکوے شروع ہو جاتے ہیں، تھوڑا سا کاروبار کم ہو جائے، پیسے کھو جائیں، نقصان پہنچ جائے، شکوے شکایات اور واویلا شروع ہو جاتا ہے **اسے صبر نہیں کہتے**، مصیبت، پریشانی، مشکلیں آ گئیں تو صبر کیجئے، ہمارے پیارے نبی کی زندگی صبر والی، کربلا والوں کی زندگی صبر والی، کربلا والوں کا صبر کیسا تھا؟ کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا: یا اللہ! ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں، انہوں نے راہ خدا میں اپنا سر کٹا دیا مگر شکوہ نہیں کیا، آج ہمیں چھوٹی سی تکلیف ہو تو شکوہ و شکایت کرتے ہیں، دنیا بھر کو بتاتے ہیں میرا نقصان ہو گیا۔ میرے سر میں درد ہو گیا، میرے پیٹ میں درد ہو گیا، میری دکان کا مسئلہ ہو گیا، میری موٹر سائیکل چوری ہو گئی، میرا موبائل چھن گیا، خود سوچئے! جنہیں یہ پریشانی بتا رہے ہیں کیا وہ چیزیں لوٹا دیں گے؟ بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ثواب ہی چلا جاتا

ہے، سارے زمانے کو بتا کر جب تھک ہار جاتے ہیں تو کہتے ہیں "**صبر ہی کر رہے ہیں**"۔

شکوہ نہیں "صبر جمیل" کیجئے

جسے ہم صبر کہتے ہیں وہ صبر نہیں **بے صبری** کہلاتا ہے، ہم میں سے بہت سوں نے "**صبرِ جمیل**" سنا ہو گا۔ صبر جمیل کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص مصیبت زدہ اور غیر مصیبت زدہ میں فرق ہی نہ کر سکے۔ کسی کو معلوم ہی نہیں چلنے دیں کہ بندہ مشکل پریشانی اور مصیبت میں ہے۔ نہ اس کا چہرہ بتائے نہ ہی انداز۔ بس میں جانوں میرا رب جانے۔ میں کیوں کسی کو بتاؤں کہ میرا نقصان ہو گیا؟ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ نقصان ہو تو سب کو بتائیں گے کیا کبھی فائدے کے بارے میں بھی بتایا ہے؟ گھر جا کر یہ ضرور بتائیں گے کہ مارکیٹ بہت ڈاؤن ہے، آج نقصان ہو گیا، مال نہیں بک رہا یہ سب اس لئے بتایا جاتا ہے تاکہ گھر والے خرچے کم کر دیں لیکن جس دن اچھا منافع ہو جائے، مال بک جائے، بزنس ٹھیک ٹھاک ہو جائے پھر تو گھر والوں کو بھی نہیں بتاتے کہ گھر والے اضافی خرچے شروع کر دیں گے، اچھی چیز، نعمتوں کے بارے میں نہیں بتایا جاتا بس ذرا سا نقصان ہو جائے تو سب کو بتا دیا جاتا ہے۔

صحت کی پٹی کہاں ہے؟

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑا نام ہے، مرتبہ ولایت حاصل ہے، آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی، پوچھا: پٹی کیوں باندھی ہے؟ کہا: سر میں درد ہے اس لئے باندھی ہے، آپ نے فرمایا: کبھی صحت کی پٹی بھی باندھی تھی؟ اللہ نے

اتنے دن صحت مند رکھا کسی کو نہیں بتایا آج تھوڑا سا درد آیا تو سب کو بتانے لگا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بچپن سے ایک آیت یاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ صبر والوں کے ساتھ اللہ ہے، جس کے ساتھ رب ہو جائے پھر اس کی مشکل، مشکل کب رہے گی؟ صبر کیجئے، رب ساتھ ہو جائے گا، اس کی رحمت ساتھ ہو جائے گی مگر ہمیں صبر ہی تو نہیں آتا، اے بیمارو! مصیبت زدو! پریشان حالو! یہ پریشانیاں، مصیبت اور بیماریاں اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں، وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور پھر اس پر ہمیں بہت سی نعمتیں عطا فرماتا ہے، قرآن نے تو بہت پہلے کہہ دیا کہ ہمیں آزمایا جائے گا اور ہمارا امتحان ہو گا۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

ہمیں آزمایا جائے گا

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ (پ:2، بقرہ:155)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارا امتحان (Test) ہوتا ہے، بیماری آتی ہے، مال کم ہو جائے گا، صحت میں کمی آئے گی، حقیقت میں نقصان ہو گا مگر یہی ہمارا امتحان ہے اور اسی امتحان میں لوگ ناکام ہو جاتے ہیں واویلا کرتے ہیں، شکوہ و شکایت کرتے ہیں بلکہ معاذاللہ اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ اس شکوے شکایت میں کفریہ کلمہ بھی کہہ جاتے ہیں،

1... تذکرۃ الاولیاء، 1/72۔

ایک مصیبت بیماری کی آئی تھی اس سے بڑی مصیبت یہ آئی کہ ایمان ہی چلا گیا لہٰذا شکوہ، شکایت مت کیجئے، صبر کیجئے اللہ پاک اس کا بہترین اجر عطا فرمائے گا۔ چنانچہ

ایمان کی علامت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم مؤمن ہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم آزمائش پر صبر کرتے ہیں، جب حالات اچھے ہوتے ہیں تو شکر ادا کرتے ہیں اور رب کے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تم مؤمن ہو۔[1]

جو کرنا تھا وہ نہیں کر رہے

حدیث پاک سے ملنے والی 3 باتوں کو ذہن نشین کر لیجئے:

(1) آسانی اور فراخی آئے یا رزق بڑھ جائے تو **شکر کرنا چاہئے**۔

(2) تنگی یا مشکل آئے تو **صبر کرنا چاہئے**۔

(3) رب کے فیصلوں پر **راضی رہنا چاہئے**۔

یہ مومن کی نشانی ہے مگر ہم ہر جگہ الٹا کر رہے ہیں۔ **ہمیں رزق بڑھنے پر شکر ادا کرنا چاہئے تھا** مگر آج بندہ غریب ہو تو کم گناہ کرتا ہے، پیسے بڑھتے ہیں تو گناہ بھی بڑھ جاتے ہیں، عیاشیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں، ذرا سوچئے تو سہی! رب عطائیں بڑھاتا ہے اور ہم خطائیں بڑھا دیتے ہیں، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ خدا کی عطائیں بڑھتیں ہم سجدے بڑھاتے، صدقہ و خیرات میں اضافہ کرتے، ہم نماز بڑھاتے، یا اللہ! تو نے مجھے نوازا میں تیرا شکر ادا کروں

1... معجم اوسط، 6/467، حدیث: 9427۔

گا مگر ہماری بد قسمتی ہے کہ جتنی نعمتیں بڑھتی جاتی ہیں اتنے گناہ بڑھ جاتے ہیں۔ **مشکل آتی ہے تو صبر کرنا چاہے تھا**، مشکل آتی ہے تو شکوے کرتے ہیں بے صبری کرتے ہیں، جب اللہ پاک کی طرف سے کوئی آزمائش یا فیصلہ آجائے تو اس پر راضی بھی نہیں رہتے۔ **ہمارے تینوں کام ہی الٹ ہیں**۔ ہمیں اپنی عادت بدلنی ہے، ہم نے صابر بننا ہے کیونکہ صبر کرنے والوں کو برکتیں ملتی ہیں ان روایات کو پڑھنے کے بعد ممکن ہے ہمارا صبر کرنے کا ذہن بن جائے گا حدیث قدسی ہے چنانچہ

صبر کا انعام

اللہ پاک فرماتا ہے: **جب میں اپنے کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کروں اور وہ اس پر صبر کرے، کسی سے شکایت نہ کرے،**

بس شرط صرف یہ ہے کہ صبر کرے اور شکایت نہ کرے، ایسا نہ کرے کہ سر میں بہت درد ہے، جان جارہی ہے، سر پھٹ رہا ہے، کوئی دوا کام نہیں آرہی۔ پتہ نہیں میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے، میں ٹھیک ہی نہیں ہو رہا، یہ شکایت نہیں تو اور کیا ہے؟ صبر کریں اور شکایت نہ کریں۔ صبر اور شکایت نہ کرنے کا پھل کیا ملے گا؟ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

میں اس کے گوشت کو اچھے گوشت سے، اس کے خون کو اچھے خون سے بدل دیتا ہوں پھر میں اگر اسے شفا دیتا ہوں تو ایسی شفا دیتا ہوں کہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو جائے تو میں اسے اپنی رحمت کاملہ کے سائے میں لے جاتا ہوں۔[1]

1... کنز العمال، 8/343، حدیث: 43220۔

بے صبری کا نقصان

بیماری نعمت تھی اگر صبر کرتا تو گناہ ہی معاف ہو جاتے مگر ہائے ہماری بے صبری، واویلا، دنیا بھر کو بتانا۔ غور تو کیجئے! اللہ پاک ہم سے بہت محبت فرماتا ہے وہ 70 ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہے، رب کریم جب بھی کوئی آزمائش بھیجتا ہے اس کے پیچھے اس کی حکمتیں ہوتی ہیں، ہمارے درجات بڑھتے ہیں، ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں، ہمارا ثواب بڑھتا ہے، مگر ہم اس امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں اور اس تکلیف پر صبر نہیں کرتے۔

صبر پر بہترین اجر

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: رب کریم ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کے مال یا اس کی اولاد کی طرف کوئی مصیبت بھیجوں پھر وہ صبر جمیل کے ساتھ اس کا استقبال کرے تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! نامہ اعمال ہی نہ کھلے، اب خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ تھوڑی بیماری آئی، کاروبار کم ہوا ہم صبر کر لیں کہ قیامت کے دن میرا نامہ اعمال ہی نہ کھلے، یہ سودا مہنگا نہیں ہے، میزانِ عمل پر بخشا جاؤں اس سے بڑی کونسی نعمت ہے؟ اب ہمیں شکوے شکایت نہیں کرنا، بس صبر کرنا ہے۔ ہمیں رب کے فیصلوں پر راضی رہنا سیکھنا ہے۔ بزرگان دین کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ ہے چنانچہ

1... نوادر الاصول للحکیم ترمذی، 2/700، حدیث: 963۔

تکلیف پر خوشی

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ کو ایک بار ٹھوکر لگی، جس سے آپ کا ناخُن ٹوٹ گیا، یہ وہی بتا سکتا ہے جس کا ناخن ٹوٹا ہو، بہت سخت تکلیف ہوتی ہے گویا جان نکل جاتی ہے، مگر آپ کی زوجہ محترمہ مسکرانے لگیں، کسی نے کہا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی؟ آپ فرماتی ہیں: تکلیف تو بہت ہوئی مگر: ''صَبر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں میرے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے بزرگان دین ہیں، تکلیف پر بھی مسکراتے تھے کہ صبر کا موقع مل گیا، کئی بزرگان دین کی سیرت میں لکھا ہے: اگر 40 دن گزر جاتے اور کوئی تکلیف نہ ہوتی تو ڈر جاتے تھے کہ کہیں اللہ پاک ناراض ہو گیا، مجھے ڈھیل دیدی گئی ہے، مجھ پر آزمائش نہیں آرہی، مجھے پوچھا نہیں جارہا ہے۔ اللہ والوں کا تو یہ طریقہ ہے کہ وہ مشکل میں خوش ہوا کرتے تھے کہ صبر کا ثواب ملنے والا ہے اور ہمیں تھوڑی سی مشکل آجائے ہم بے صبری کرنے لگ جاتے ہیں، شکوے شکایت کرتے ہوئے سب کو بتاتے ہیں۔

بچے کی وفات پر خوشخبری

ایسے والدین جن کے چھوٹے بچے دنیا سے چلے جاتے ہیں انہیں بہت تکلیف ہوتی ہے مگر اس دوران واویلا، شور کرتے ہیں اور کئی والدین تو بہت ہی بری باتیں کرتے ہیں بعض اوقات کفریہ کلمات تک بک جاتے ہیں ایسا مت کیجئے، والدین کو چاہئے کہ صبر کریں

1... المجالسۃ للدینوری، 3/134۔

ان کے لئے اس میں بڑی برکت اور فضیلت ہے چنانچہ

رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان جوڑے کے تین بچے انتقال کر جائیں اللہ پاک ان بچوں پر فضل و رحمت کرتے ہوئے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔" صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اور دو بچے؟ فرمایا: اور دو بچے بھی۔ پھر عرض کی: اور ایک؟ فرمایا: ایک بھی۔ پھر فرمایا: اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچا بچہ فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو جنت کا سامان آیا تھا مگر ہم نے چیخیں مار کر لوگوں کو بتا کر رب کی بارگاہ میں شکوے کر کے اور ایسے خطرناک کفریہ جملے تک کہہ دیتے ہیں اور اپنی آخرت داؤ پر لگا دیتے ہیں یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچئے، اللہ کی رضا پر راضی رہنا سیکھئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

جو مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہتا ہے تو اللہ پاک اس کی پریشانی دور فرما دیتا ہے اور اس کے کام کا انجام اچھا فرماتا ہے اور اسے ایسا بدل عطا فرماتا ہے جس پر وہ راضی ہو جاتا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مصیبت، پریشانی اور مشکلوں میں مبتلا کر کے ہمارا امتحان لیا جاتا ہے بس ہم نے صبر صبر اور صبر سے کام لینا ہے، بعض اوقات انسان کے ذہن میں

1... مسند امام احمد، 8/254، حدیث: 22151۔
2... معجم کبیر، 12/197، حدیث: 13027۔

وسوسہ آتا ہے کہ میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، زکوۃ ادا کرتا ہوں، حج بھی کرتا ہوں جبکہ میرا پڑوسی ایک وقت کی نماز نہیں پڑھتا، سارا دن گناہ کرتا ہے روزی بھی اس کی حرام کی ہے اسے کوئی پریشانی نہیں آتی اور میری مصیبتیں ہی کم نہیں ہوتی ہیں، شیطان اس طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے، شیطانی وسوسے کی کاٹ کے لئے یہ روایت بہترین ہے چنانچہ

مصیبت بخشش کا ذریعہ ہے

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ پیارے آقا نے فرمایا: انبیاء پر، پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اس کی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو رب کریم اس کی دینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا ہی میں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

حدیث پاک میں ہے: جب اللہ پاک کسی سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی یہ حکمتیں ہیں، رب کی رضا یہ ہے کہ میرے

1... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، 4/369، حدیث: 4023۔
2... مسند امام احمد، 9/160، حدیث: 23695۔

بندے سے دنیا میں جو غلطیاں ہو گئی ہیں، میں آزمائش بھیجوں وہ صبر کرے اس صبر کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہو جائیں، میرا بندہ میرے پاس آئے تو وہ گناہوں سے پاک آئے میں اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ مصیبت، پریشانی، بیماری، پیسوں اور کاروبار کا نقصان یہ سب میرے درجے بلند کرنے آیا تھا مگر میں نے صبر نہیں کیا اور اس امتحان میں فیل ہو گیا حالانکہ حدیث پاک میں ہے:

پریشانیاں درجے بڑھاتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی بارگاہ میں بندے کا ایک مقام لکھا ہوتا ہے، بندہ اپنے عمل سے اس مقام تک نہیں پہنچ پاتا، اس کی عبادتیں، روزیں نیک اعمال نہیں ہوتے مگر اللہ پاک چاہتا ہے کہ وہ بندہ اس مقام تک پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اِس پر صَبْر عطا فرماتا یہاں تک اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدّر ہو چکا ہے۔[1]

رب پر بھروسہ کیجئے

اللہ کے فیصلوں پر یقین کرنا سیکھیں، کبھی کبھی انسان کے دل میں یہ بھی خیال آتا ہے میں نے ہر جگہ دعا مانگی، مکہ، مدینہ میں التجائیں کیں، اولیائے کرام کے مزار پر اتنی دعائیں مانگیں مگر میری مصیبت، پریشانی ختم نہیں ہوئی پھر بھی اپنے رب پر بھروسہ کیجئے، اگر کوئی مصیبت نہیں ٹل رہی تو اسی میں بہتری ہو گی اسی میں ہمارے لئے بھلائی ہو گی۔ اس بات کو ایک مثال کے ذریعے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں:

1... ابو داود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، 3/183، حدیث: 3090۔

آپ کا چھوٹا بیٹا جس کا گلہ خراب ہو، اسے نزلہ اور بخار بھی ہو اگر وہ آئسکریم کھانے، ٹھنڈا جوس یا شربت پینے کی ضد کرے تو کیا آپ اُسے یہ سب چیزیں دیدیں گے ؟یقیناً آپ نہیں دیں گے مگر کوئی دوست یار رشتے دار دیکھ کر بولے کیسا ظالم باپ ہے کہ بچہ رو رہا ہے اور یہ اسے آئسکریم نہیں کھلا سکتا، شربت نہیں پلا سکتا؟ آپ یہی جواب دیں گے کہ مجھے معلوم ہے بچے کو کب کیا دینا ہے ؟ابھی دوں گا تو اس کا بخار بڑھ جائے گا، گلہ بھی خراب ہو جائے گا، خود سوچئے !اور دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیجئے کہ باپ کو معلوم ہے کہ بچے کو کب کیا دینا ہے ؟کیا میرے مالک کو نہیں معلوم ہے مجھے کب کیا دینا ہے ؟میں رو رہا ہوں **یا اللہ! مجھے بیٹا دیدے، یا اللہ کاروبار میں برکت دیدے، یا اللہ مجھے اپنا مکان دیدے**، نہیں مل رہا پھر بھی رب پر بھروسہ رکھو کہ نہ ملنا ہی میرے لئے اچھا ہے۔ ہو سکتا ہے بیٹا ملنا ہو اور اس بیٹے نے مار کر مجھے گھر سے نکالنا ہو، کیا معاشرے میں ایسے بیٹے نہیں ہیں ؟پوچھو ان ماں باپ سے جن کو بچوں نے اولڈ ہاؤس میں ڈال دیا، وہ سوچتے ہوں گے کہ بچہ نہ ہی ہوتا تو اچھا تھا۔

مال بڑی نعمت ہے، کیا معلوم میرا پیسہ بڑھنا تھا اور میرا ایمان جانا تھا ؟اللہ پاک نے مجھے مال ہی نہیں دیا تاکہ میرا ایمان سلامت رہ جائے۔ رب پر بھروسہ کرنا سیکھئے، مصیبتیں آتی ہیں، پریشانیاں زندگی کا حصہ ہیں ہم نے بس صبر کا دامن تھامنا ہے، صبر کیجئے رب کی رحمت ساتھ ہو جائے گی۔

اولیاء کا سردار اور عبادت گزار

غوث پاک فرماتے ہیں: رات بھر عبادت کرنی ہوتی اور نیند بھی آتی میں نے دیوار

سے ایک کھونٹی باندھی اور اس کھونٹی سے رسی باندھ کر اپنے بدن سے باندھ دیتا اور عبادت میں مصروف ہو جاتا، جب نیند آتی، جھٹکا کھاتا تو وہ رسی کھینچتی جس سے میری آنکھ کھل جاتی۔ **مزید فرماتے ہیں:** میں نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غوث پاک 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر پڑھیں اور ان کا چاہنے والا نہ عشا پڑھے اور نہ ہی فجر پڑھے، بتایئے یہ کیسی محبت ہے؟ ہم ساری زندگی گیارہویں کھاتے ہیں، ہم بالکل کھائیں گے، ہم نیازی ضرور ہیں لیکن پہلے نمازی ہیں، ہمارے غوث پاک نمازی، نماز سکھانے والے اور ہم نمازیں قضا کریں، بہت سارے نمازی ایسے ملتے ہیں کہتے ہیں 4 نمازیں ہو جاتی ہیں فجر میں آنکھ نہیں کھلتی اور بعض تو وہ ہیں جو نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں رات کو ساری نمازی ایک ساتھ پڑھتے ہیں پوچھو تو جواباً کہتے ہیں: مصروفیت بہت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے ساری ایک ساتھ پڑھ لیتا ہوں۔ جب اتنی ہی مصروفیت ہے تو رات ہی کو تینوں وقت کا کھانا بھی کھالیا کرو، ڈاکٹر نے پورے دن کی دوا دی ہوتی ہے وہ بھی رات کو کھالیا کرو، دوا کے لئے کہا جاتا ہے نہیں نہیں وہ تو دوا کا ٹائم ہے، نہیں کھائیں گے تو صحت خراب ہو جائے گی، دوا ٹائم پر کھانی ہے، ناشتہ وقت پر کھانا ہے، دوپہر کا کھانا دوپہر میں ہی کھانا ہے جبکہ ساری نمازیں ایک ساتھ پڑھنی ہیں۔

نماز کو اہمیت دیجئے

یہ اولیائے کرام سے کیسی محبت ہے کہ نمازیں قضا ہو رہی ہیں؟ سب سے پہلا فرض نماز ہے، جو شخص جان بوجھ کر ایک نماز قضا کر دیتا ہے، اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ

1... بہجۃ الاسرار 65۔

دیا جاتا ہے،[1] اسے قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ لوگ کہتے ہیں صبح آنکھ نہیں کھلتی، اگر کبھی صبح 6 بجے کی ٹرین ہو تو کیا یہی بولو گے کہ آنکھ نہیں کھلی، اس لئے ٹرین چھوٹ گئی، کہیں پکنک پر جانا ہو اور روانگی کا ٹائم 3 بجے ہو تو ساری رات نیند نہیں آتی کہ کہیں دوست چھوڑ کر نہ چلے جائیں، کبھی کسی کی فلائٹ مس ہوئی کہ نیند آگئی تھی اور آنکھ نہیں کھلی، کبھی سیٹھ کہہ دے صبح 8 بجے آفس آنا ہے ضروری کام ہے اور جو 8 بجے نہیں آئے گا اس کی نوکری ختم ہو جائے گی، بندہ 8 بجے سے پہلے ہی دفتر آجاتا ہے، سیٹھ کی بات تو یاد رہی مگر رب کا حکم یاد نہیں آتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان چیزوں کے لئے ہماری آنکھ کھل جاتی ہے مگر نماز کے لئے آنکھ کیوں نہیں کھلتی؟ کیونکہ ہم نے ان چیزوں کو اہمیت دی ہے ہمارے نزدیک یہ چیزیں اہم ہیں، ہم نے نماز کو اہمیت ہی نہیں دی۔ ان سے پوچھئے جو نمازی ہیں، انہیں رات بھر ٹینشن سے نیند نہیں آتی کہ فجر نہ چلی جائے، اللہ کی رحمت سے وہ جتنی بھی دیر سے سوئیں ان کی فجر میں آنکھ کھل جاتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک فجر کی اہمیت ہے پھر کیسے ان کی فجر کی نماز چلی جائی گی؟ میں قادری ہوں، غوث پاک کا ماننے والا ہوں، میں تو ان کا مرید ہوں جو 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے رہیں، بس! آج سے نیت کر لیجئے کہ میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

تلاوت قرآن اور شاہ جیلان

غوث پاک فرماتے ہیں: میں 15 سال تک روزانہ قرآنِ پاک ختم کرتا رہا۔[2] پیران

1... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، 7/132، حدیث: 19086۔

2... بہجۃ الاسرار، ص 118۔

پیر روز پورا قرآن پڑھیں اور قادری کہلانے والے کو قرآن ہی پڑھنا نہ آئے، پڑھنا تو دور کی بات ہے ایک تعداد ایسی بھی ہے جنہیں درست طریقے سے قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا۔

ذرا سوچئے تو سہی! اتنی زندگی گزر گئی میں نے قرآن ہی نہیں سیکھا، موٹر سائیکل چلانا سیکھ لی، گاڑی چلانا سیکھ لی، ہر سال نیا موبائل لیتے ہیں اس کی ساری سیٹنگ سیکھ لی، پہلے چابی والی گاڑی تھی وہ بھی چلالی اب ریموٹ والی گاڑی آگئی وہ بھی دوستوں کی منتیں کر کے سیکھ لی، کسی سے کھلنے اور بند کرنے کا طریقہ پوچھ لیا، کسی سے پیٹرول کا بٹن کہاں ہے؟ معلوم کر لیا، کسی سے سوئچ کی جان کاری لے لی، جو ضروری سمجھتا ہے بندہ وہ سب کچھ سیکھ لیتا ہے، ہم نے قرآن کو ضروری ہی نہیں سمجھا، ورنہ پانچ سال کا بچہ بھی قرآن پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ بھی لیتا ہے بلکہ حفظ کر لیتا ہے، خود بتایئے کیا مسلمان قرآن کے بغیر بھی جیتا ہے؟

بنا قرآن کے ویران مکان

رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ[1] یعنی جس دل میں کچھ قرآن نہیں وہ ویران مکان کی طرح ہے۔ ہماری ایک تعداد قرآن پڑھنا نہیں جانتی اور جو پڑھنا جانتی ہے وہ پڑھتی نہیں ہے، سال بلکہ سالوں گزر جاتے ہیں قرآن نہیں کھولتے، ایسا مت کیجئے، قرآن پاک کی روزانہ تلاوت کیجئے اور صحیح طریقے سے تلاوت کیجئے، جب بیان کرنے والا ایسی باتیں بتادیتا ہے کہ **قرآن صحیح پڑھنا چاہئے اگر درست طریقے سے نہیں پڑھیں گے تو گناہ ملے گا** تو کچھ لوگ کہتے ہیں: ایسا کوئی ہوتا ہے، اللہ پاک معاف کرنے والا ہے، تھوڑی بہت غلطی تو چلتی ہے۔

1... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، 4/419، حدیث: 2922۔

قرآن میں تھوڑی بہت غلطی والی سوچ غلط ہے۔ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور اس کی حساسیت سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ تھوڑی سی غلطی سے بہت بڑا فرق آجاتا ہے، جیسا کہ

قرآن پڑھنا سیکھ لیجئے

ہم سورہ فاتحہ میں روزانہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پڑھتے ہیں جس کا مطلب ہے: **راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔** اگر کوئی اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کی جگہ پڑھے اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ پڑھ لے، بس زبر (َ) کی جگہ پیش (ُ) ہی تو پڑھا ہے، تھوڑا سا ہی فرق ہے، معلوم بھی ہے اس تھوڑے سے فرق سے مطلب کیا بن جائے گا؟ اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ کا مطلب بنے گا: **راستہ ان کا جن پر میں نے احسان کیا۔** اللہ کے احسان کی بات ہو رہی ہے اب بندہ کہہ رہا ہے **میں نے احسان کیا ہے۔** کیا اس تھوڑی سی غلطی سے نماز ہو جائے گی؟ کیا ثواب ملے گا؟

اسی بات کو دوسری مثال سے سمجھئے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اس کا مطلب ہے: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اگر کوئی اَحَدٌ کی جگہ اَهَدٌ پڑھتا ہے اگرچہ سننے میں اتنا فرق نہیں ہے مگر مطلب بدل جائے گا، اَحَدٌ کا مطلب "ایک" ہے جبکہ اَهَدٌ کے معنی بزدل ہے۔ اب جو اللہ کو بزدل کہے گا کیا اس کی نماز ہو گی؟ اس کو قرآن فائدہ دے گا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ غلط پڑھنے کی وجہ سے قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔[1]

تھوڑا سا فرق بھی نہیں چلے گا

صحیح طریقے سے قرآن پڑھنا بہت ضروری ہے اسے مثال کے ذریعے بھی سمجھا جا سکتا

1... احیاء العلوم، 1/364۔

ہے جیسا کہ آج کل بہت سی جگہوں پر پاسورڈ ضروری ہو گیا ہے، سوشل اکاؤنٹ ہو یا موبائل بینکنگ ہر جگہ پاسورڈ لگایا جاتا ہے بہت سے لوگ پاسورڈ میں Capital اور Small الفاظ کا استعمال کرتے ہیں جہاں Capital الفاظ لکھنا ہوں وہاں Small لکھ کر دیکھیں تو کیا لاک کھلتا ہے؟ کبھی نہیں کھلتا، آپ بولیں لکھا تو وہی ہے بس چھوٹے بڑے کا تھوڑا سا فرق ہے۔

آپ پورا پاسورڈ جیسا ہے ویسا ہی لکھ دیں بس ایک فل اسٹاپ (۔) کا اضافہ کر دیجئے کیا اب لاک کھل جائے گا؟ آپ نے ایک نقطے کی تو غلطی ہے اب بھی لاک نہیں کھلے گا۔ آپ نکتہ بھی نہ بڑھایئے بس جہاں پاسورڈ ہے اس میں ایک اسپیس دیدیجئے یہ تھوڑا سا فرق کیجئے کیا اب لاک کھل جائے گا؟ اتنا فرق تو چلنا چاہئے، جب دنیا کے معاملے میں تھوڑا سا فرق نہیں چلتا تو دین کے معاملے میں تھوڑا سا فرق کیسے چل جائے گا؟

آدھا نہیں پورا چلے گا

اللہ پاک نے جو شرعی قانون بنائے ہیں اس پر پورا عمل کرنا پڑے گا، وضو کے 4 فرض ہیں تو چاروں پر عمل کرنا پڑے گا، تھوڑا سا ہاتھ سوکھا رہ گیا، تو نماز نہیں ہوگی کیونکہ آپ نے وضو کا فرض پورا نہیں کیا آپ کو پورے ہاتھ کہنیوں سمیت دھونے تھے، آپ نے غسل کیا اور پورے سمندر کا پانی بہادیا مگر کلی اور ناک میں پانی نہیں چڑھایا، غسل کے فرائض پورے نہیں ہوئے تو آپ پاک بھی نہیں ہوئے۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ دین سے دوری ہے، شریعت کے معاملے میں ہم کہتے ہیں: اللہ معاف کرنے والا ہے جبکہ باقی سارے معاملات پورے کرتے ہیں۔ بس آج سے نیت کر لیجئے کہ درست طریقے سے قرآن پڑھنا ہے۔

مسائل کا حل دعوت اسلامی

آپ قرآن درست پڑھنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ سے سیکھ لیجئے، الحمدللہ! یہ بھی کمال ہے کہ قرآن سکھانے کی کوئی فیس نہیں ہے۔ چھوٹے بچوں کا مدرسۃ المدینہ الگ ہے، اپنے بچوں کو اس میں داخل کروایئے، ان شاء اللہ حافظ بن جائیں گے۔ چھوٹی بچیوں کے الگ مدرسے ہیں انہیں بھی قرآن پاک کی تعلیم دلوایئے۔

دعوت اسلامی نے بڑی عمر کے افراد کا بھی مسئلہ حل کر دیا ہے ایسے لوگ جو نوکری کرتے ہیں یا طالب علم ہیں ان کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان بنادیئے، وہاں بڑوں کو تعلیم دی جاتی ہے، آپ دعوت اسلامی کے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے کہ میں فلاں علاقے میں رہتا ہوں، بتایئے ہمارے محلے میں قریب مدرسہ کونسا ہے؟ اپنی مرضی کے ٹائم میں شام، رات، فجر کے بعد آیئے اور 15 سے 20 منٹ دیجئے ان شاء اللہ درست طریقے سے قرآن پڑھنا سیکھ جائیں گے۔

اللہ والوں کا طریقہ

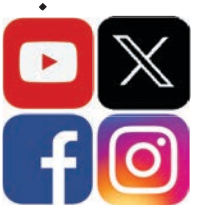
اکثر اولیائے کرام کی سیرت میں ایک بات مشترک ملے گی، یہ بزرگ ہستیاں پیدا کسی اور ملک یا شہر میں ہوئیں تھیں اور ان کا مزار مبارک کسی اور ملک میں بنا جیسے داتا گنج بخش علی ہجویری لاہور میں پیدا نہیں ہوئے تھے، بابا فرید کی ولادت پاکپتن میں نہیں ہوئی تھی، سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی کی پیدائش حیدرآباد کی نہیں ہے، عبداللہ شاہ اصحابی کی جائے ولادت ٹھٹھہ نہیں ہے، اسی طرح کئی اولیائے کرام کی سیرت دیکھ لیجئے۔ اس کا کیا مطلب ہے پیدا کہیں اور ہوئے اور مزار کہیں اور بنا؟

اس کا مطلب یہ ہے انہوں نے دین کی خدمت کے لئے گھر، وطن چھوڑا اور واپس ہی نہیں جاسکے، اُسی جگہ یا علاقے میں رہ گئے اور وہیں مزار بن گیا، دعوت اسلامی اولیائے کرام کی اس سیرت پر بھی عمل کرنے کا موقع دیتی ہے، دعوت اسلامی ہرگز یہ نہیں کہتی کہ بس گھر بار وطن چھوڑو اور دوبارہ نہیں آنا بلکہ دعوت اسلامی میں راہ خدا میں سفر کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن، 92 دن اور 12 ماہ کے لئے مدنی قافلے سفر کرتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب دین کی طرف آجایئے، دنیا کے کاموں میں بہت زندگی گزار لی، ہم کچھ دن راہ خدا میں سنتوں کی خدمت میں گزاریں گے، ولیوں کے نقش قدم پر عمل کریں گے۔ علم دین سے دوری کے سبب ہم میں سے بہت سوں کو نماز، وضو، غسل کے فرائض تک معلوم نہیں ہیں، قرآن پاک تجوید کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا، نماز جنازہ کس طرح پڑھی جاتی ہے یہ تک نہیں پتا، یہ سب چیزیں کب سیکھیں گے؟ الحمدللہ! دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں یہ چیزیں باقاعدہ سکھائی جاتی ہیں، نیت کرلیجئے کہ ان شاء اللہ ہم دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں بھی سفر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبد الحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں

Click کیجئے



Scan کیجئے



ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
التفسیر الکبیر	داراحیاء التراث العربی 1420ھ
در منثور	دارالکتب العلمیۃ 1419ھ
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ 1435ھ
صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ 1436ھ
بخاری	دارالکتب العلمیۃ 1419ھ
ترمذی	دارالفکر بیروت 1414ھ
ابو داود	داراحیاء التراث العربی 1421ھ
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت 1420ھ
مسند احمد	دارالفکر بیروت 1414ھ
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی 1422ھ
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ 1420ھ
نوادر الاصول	مکتبۃ الامام بخاری
کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ 1422ھ
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ 1418ھ
الترغیب والترہیب	دارالفکر بیروت 1418ھ
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ 1426ھ
المجالسۃ للدینوری	دارالکتب العلمیۃ 1421ھ

الکامل فی ضعفاء الرجال	دارالکتب العلمیۃ1418ھ
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ1421ھ
احیاء العلوم	دارالکتب العلمیۃ1429ھ
الشفا	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
دلائل النبوۃ	دارالکتب العلمیۃ1423ھ
اخبار الاخیار	مطبوعہ، فاروق اکیڈمی گمبٹ، پاکستان
اعظمی کی تقریریں	اکبر بک سیلر
بہجۃ الاسرار	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
تفریح الخاطر	قادری رضوی کتب خانہ لاہور2003ء
جامع کرامات اولیاء	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند1422ھ
الحقائق فی الحدائق	مکتبہ اویسیہ رضویہ
سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار	قومی پریس لکھنؤ
سیرت غوث الثقلین	مونال پبلی کیشنز راولپنڈی2015ء
طبقات الکبریٰ للشعرانی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
قلائد الجواہر	مصطفی البابی الحلبی1375ھ
گلستانِ سعدی	مکتبۃ دانیال لاہور
تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ
مدارج النبوۃ	مرکز اہل سنت برکات رضا
الحاوی للفتاوی	دارالفکر بیروت1420ھ
حجۃ اللہ علی...	مرکز اہل السنۃ برکات رضا
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
مرأۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر **"نیک اَعْمال"** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیم۔

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net